سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

لبیک لبیک لیثۃ العرین
لبیک لبیک لیثۃ العرین

www.uwf.org.pk

ماہنامہ الموسوی پشاور
مارچ 2014ء
جمادی الاول 1435ھ
رجسٹرڈ نمبر 443 جلد نمبر 15 شمارہ نمبر 3

سہ ماہی ایڈیشن

اُم البنینؑ

خالقِ عالم کو بھی تیری عبادت پر تھا ناز
ورنہ آتی کیوں صدائے اَنت زین العابدینؑ

السّلام علیک یا
یا سید الساجدین

اللہ واحد

بدلنے کو زمانے نے ہزاروں کارواں بدلے

یا علیؑ مدد

موسوی قائد

نہ ہم نے کارواں بدلہ نہ میرِ کارواں بدلہ

10 فروری ملک گیر یوم تجدید عہد

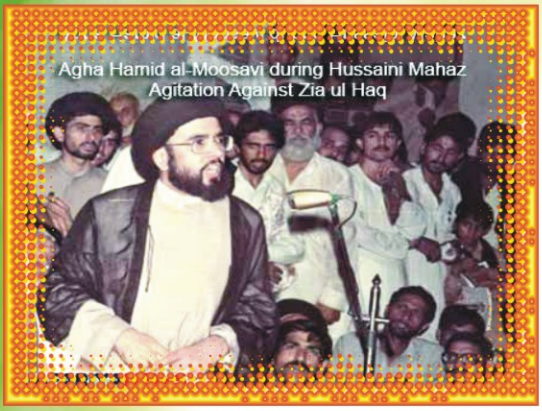

ہم قائد ملت جعفریہ کی بصیرت افروز قیادت کے
کامیاب تیس سال مکمل ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عہدہ داران و کارکنان تحریک نفاذ فقہ جعفریہ و ذیلی شعبہ جات

سیدتی سیدتی ام البنین
سیدتی سیدتی ام البنین
لبیک لبیک لیثة العرین
لبیک لبیک لیثة العرین

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

ماہنامہ الموسوی پشاور
ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 15 | جمادی الاول 1435 ہجری، مارچ 2014 | شمارہ نمبر 3

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی
چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدة الزہرا موسوی (ایڈوکیٹ)

ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الھدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)

پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس

ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	قائد ملت جعفریہ کا خصوصی خطاب	3
3	چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف (خصوصی خطاب)	4
4	نہج البلاغہ کے آئینے میں	6
5	سلام از تحسین جعفری	6
6	اقوام عالم اور اعزاء داری حسینؑ (علامہ ضمیر اختر نقوی)	7
7	سلام سیدہ قدسیہ قدسی	9
8	امام زین العابدینؑ کے مشاغلِ زندگی	10
9	سکینہ جنریشن کارنر	14-15
10	جشن تاج پوشی امام	16
11	خبریں	17-24

اداریہ

حکیم الامت علامہ محمد اقبال نے فرمایا تھا

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

آج مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب سے تجاوز کر چکی ہے جو احمد مرسل کی اتباع کو دین حق کی شرط اول گردانتے ہیں۔ ان عاشقان رسول پر یہ خبر بجلی بن کر گری ہے کہ حرمین شریفین کی توسیع کے دوران مکہ مکرمہ میں حضور اکرمؐ کی جائے ولادت کو بھی مسمار کیا جا رہا ہے دوسری جانب تمام مسلم حکمرانوں نے اس پر چپ سادھ لی ہے۔ وجہ تخلیق کائنات اور شافع روز جزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب آثار کی ناقدری دنیا بھر میں مسلمانوں کی جگ ہنسائی کا باعث ہے۔ مسلمان تو ہندوؤں سے بھی گئے گزرے ہیں جنہوں نے اپنے رام کی جنم بھومی (جائے پیدائش) کو بچانے کیلئے اربوں مسلمانوں اور 56 سے زائد ریاستوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے 1992ء میں بابری مسجد کو زمیں بوس کر دیا تھا۔

قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے جب سے منصب قیادت سنبھالا ہے جنت البقیع اور جنت المعلی کی عظمت رفتہ کی بحالی کو اولین ترجیح قرار دیا وہ مسئلہ جسے دنیا فراموش کر چکی تھی اسے عالمی مسئلے کے طور پر اجاگر کیا اور موسوی جونیجو معاہدے میں بھی حکومت پاکستان کو اس امر کا پابند بنایا کہ مزارات مقدسہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کیلئے حکومت سعودی عرب پر دباؤ ڈالے۔ مقامات مقدسہ کی تاراجی کی خبر سامنے آتے ہی آقائے موسوی نے 28 فروری کو یوم عظمت شعائر اللہ منانے کا علان کیا اس موقع پر پاکستان کے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ لیکن افسوس کہ پاکستانی میڈیا بالخصوص ٹی وی چینلز نے ان پروگراموں کی خبر دینے سے گریز کیا۔ نجانے یہ عناصر کس منہ سے اپنے آپ کو رسول کا امتی کہلاتے ہیں اور روز محشر رسولؐ کو کیا منہ دکھائیں گے۔

آقائے موسوی نے یونیسکو، سعودی حکمرانوں، اسلامی کانفرنس تنظیم اور پاکستان کے ارباب اقتدار کو جائے ولادت رسولؐ کے تحفظ کیلئے خطوط لکھ کر متوجہ کیا ہے۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی جانب سے یونیسکو کو بھیجا گیا یہ مراسلہ ہر محب رسول و آل رسول کے دل کی آواز ہے۔

"یونیسکو کی جانب سے 16 نومبر 1972 کا دنیا کے ثقافتی اور قدرتی ورثے کے تحفظ کا کنونشن 17 دسمبر 1975 سے نافذ العمل ہے اور دنیا کی 190 ریاستیں اس کی توثیق کر چکی ہیں جس کے تحت دنیا بھر میں اقوام عالم کے آثار اور قدیم عمارات کی حفاظت کی جا رہی ہے۔ لیکن یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ دنیا کے دوسرے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتے ہوئے مذہب اسلام کے ابتدائی آثار سعودی عرب کے حکمران خاندان کے ہاتھوں 1924ء سے مسلسل تباہی کا شکار ہیں۔ پہلے جنت المعلی اور جنت البقیع کے تاریخی قبرستانوں کو زمیں بوس کیا گیا جہاں حضرت ابراہیم کے زمانے تک کے بزرگوں کی قبور موجود تھیں۔ اس کے بعد آج تک مسلسل اسلامی آثار کو مٹایا جا رہا ہے۔ سعودی حکمرانوں کے اسی تنگ نظری اور جنونیت کے عقیدے کی وجہ سے افغانستان، پاکستان، انڈونیشیا، تیونس، بحرین، عراق، مصر، یمن، لیبیا، لبنان اور شام میں بھی مسلمانوں کے اہم مقامات تباہی سے دوچار ہو چکے ہیں۔ اور ایسے اقدامات عالمی امن کیلئے بھی بہت بڑا خطرہ ہیں۔

سعودی عرب میں موجود آغاز اسلام کی نشانیاں، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب مقامات، ان کے آباء و اجداد اہلبیت اطہار صحابہ کبار کی قبریں یونیسکو کے تاریخی و قدرتی مقامات کے 10 نکاتی criteria پر پورا اترتی ہیں۔ لیکن یونیسکو ان کے تحفظ سے مسلسل عدم توجہی برت رہی ہے اور انہیں عالمی ورثے میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ عالمی برادری کی اسی بے توجہی کے باعث سعودی حکمران اب مکہ میں پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی جائے پیدائش کو حرمین شریفین کی توسیع کے نام پر مسمار کرنے جا رہے ہیں۔ جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ سعودی حکمرانوں کا اقدام جنیوا کنونشن کے آرٹیکل نمبر 53 کے تحت بھی عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے جو جنگوں کے دوران بھی ایسے مقامات کو کوئی نقصان پہنچانے کو جرم قرار دیتا ہے۔

اگر بیت اللحم فلسطین میں حضرت عیسی کی جائے پیدائش کو کوئی عیسائی ہی مسمار کرنا چاہے تو دنیا بھر کے عیسائی جو وہاں پیدل زیارت کو جاتے ہیں کبھی اسے گوارا نہیں کریں گے اور نہ خاموش بیٹھیں گے۔ ایسے ہی مسلمان کہلانے کے دعوے دار سعودی حکمران جو کرنے جا رہے ہیں اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا عالمی برادری کو ایسے اقدامات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

ہماری آپ سے گزارش ہے کہ رسول خدا کی جائے پیدائش کو مسماری سے بچانے کیلئے اسی طرح اپنی کاوشیں عمل میں لائیں جیسی کاوشیں اسوان بند کی تعمیر کے وقت مصر کے تاریخی مقامات اور دنیا کے دیگر تاریخی مقامات کے تحفظ کیلئے عالمی برادری کی جانب سے بروئے کار لائے گئے تھے اور اتنے ہی شدید ردعمل کا اظہار کیا جائے جیسا بامیان میں بدھا کے مجسموں کی تباہی کے وقت کیا گیا تھا۔ ہمیں امید ہے کہ سعودی حکمرانوں کو اس مذہبی جنونیت سے روکنے کیلئے عالمی برادری اپنا موثر کردار ادا کرے گی"۔

ہمیں یقین کامل ہے کہ ایک دن قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی جانب سے جنت البقیع جنت المعلے کی عظمت رفتہ کی بحالی کی تحریک ضرور کامیاب ہوگی۔ اور خانہ خدا و حرم رسول سامراجی قوتوں کے مسلط کردہ راہزنوں کے چنگل سے آزاد ہو جائیں گے اور مراقد منورہ اور مقامات مقدسہ کی شان و شوکت بحال ہو جائے گی۔

والسلام

اڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

73 کا آئین نفاذ شریعت کا ضامن ہے۔ نئے نظام کی باتیں ملک کو انتشار کی طرف دھکیلنا ہے

سید حامد موسوی

کسی مخصوص گروہ کی بالا دستی ہرگز قبول نہیں کی جائے گی حسینیت ہر عہد میں دین و شریعت کی پاسبان ہے

اسلام آباد ام البنین نیوز تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی موسوی نے کہا ہے کہ پاکستان مختلف مسالک و مکاتب کا گلدستہ ہے جہاں کسی مخصوص گروہ کی بالا دستی ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ 73 کا آئین پاکستان تمام مکاتب فکر کی کوشش وکاوش کا ثمر اور نفاذ شریعت کا ضامن ہے۔ شریعت کے نام پر کسی نئے نظام کی باتیں پنڈورا باکس کھولنے اور ملک کو انتشار کی جانب دھکیلنے کے مترادف ہیں، بنوامیہ و بنوعباس سے لیکر ضیاالحق تک اپنے مذموم مقاصد کے لیے اسلام کو ڈھال بنانا طالع آزماؤں کی پرانی چال ہے جبکہ اپنی جان و مال نچھار کر کے ڈھال بن جانا اہلبیت اطہار و پاکیزہ صحابہ کبار شعار ہے خلفائے راشدین اور خانوادہ رسولؐ سے نبرو آزما ہو کر دین شریعت کو مسخ کرنے کے خواہشمند عناصر کو ناکام بنانا ہر کلمہ گو کا فریضہ ہے، نواسہ رسول حسین ابن علی نے گردن کٹا کر شریعت محمدی کو مسلح ہونے سے بچایا حسینیتؑ ہر عہد میں دین شریعت کی پاسبان ہے انؒ خیالات کا اظہار انہوں نے حضرت امام حسن عسکریؑ کی ولادت پرنور کی مناسبتسے 9 سے 11 فروری ایام عسکری پر کیا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ ادلہ اربعہ میں قرآن وسنت اسلام کا سپریم ماخذ ہے حضور اکرم کی حدیث مبارکہ ہے کہ میرے بعد میری امت کے 73 فرقے ہونگے لہذا ماننا پڑیگا کہ قرآن وسنت کے 73 ترجمے ہیں۔ میرا سوال ہے کہ نئی شریعت والے کونسا ترجمہ وتشریح نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ایک خاص گروہ کی تعبیر پر مبنی نظام وہیں رائج ہوسکتا ہے جہاں وہ خاص گروہ اور مخصوص فرقے کے پیروکار رہتے ہیں جبکہ پاکستان میں ہرگز ایسا نہیں یہاں سنی شیعہ دیوبند بریلوی اہلحدیث غیر مقلد مسالک پر عمل کرنے والے موجود ہیں اور پاکستان تمام مکاتب فکر کی کوشش و کاوش کا ثمر لہذا یہاں وہی احکام نافذ ہونگے جو تمام فرقوں کے نزدیک معتبرہ مستند ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام پسندیدہ ترین اور محبوب خداوندی دین ہے تمام ہادیان و رہبران انبیاء، مرسلین اپنے اپنے اداروں اور اعصار میں مقصد وحید اسلام کی ترویج وتشہیر کیلئے مصروف کار رہے۔ جنہیں مترفین و ظالمین کا سامنا رہا لیکن انبیائے ماسلف کی شریعتیں مختلف تھیں جن میں شریعت نوع شریعت ابراہیم موسوی اور عیسوی شریعتین شامل ہیں لیکن وہ انکے زمانوں تک محدود تھیں جو بعد ازاں منسوخ ہوگئیں البتہ دین ایک ہی رہا جو اسلام ہے حضور اکرصلی اللہ آلہ سلم نے جب سرزمین مکہ پر قدم رنجہ فرمایا تو شریعت مصطوفی کا آغاز ہوا اس وقت شرق وغرب اور شمال وجنوب میں جہان آپؐ کے پیروکار آباد ہیں وہ اپنی تمام عبادات اعمال شریعت محمدیؐ کے مطابق انجام دیتے

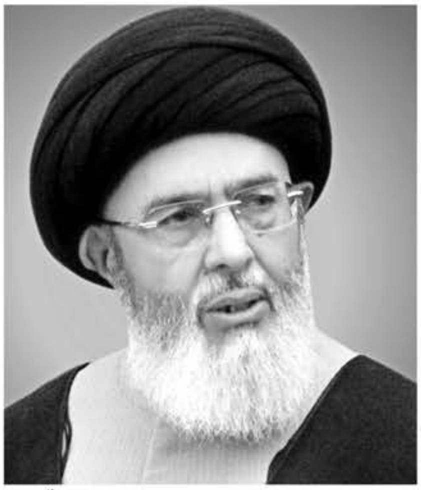

ہیں آقای موسوی نے کہا کہ فرمان معصوم ہے کہ حلال محمدؐ قیامت تک حلال اور حرام محمدؐ قیامت تک حرام ہے۔ خلفائے راشدین کے بعد جب خلافت راشدہ کو ملوکیت کی شکل دیدی گئی تو یزیدین معاویہ نے شریعت مصطفوی پر ہاتھ ڈالا تو اسوقت ایک ہی ہستی سامنے آئی جو نواسہ رسولؐ الثقلین شہزادہ کونین فرزند علیؑ و بتولؑ امام حسینؑ ابن علیؑ ہیں جنہوں نے دنیا پر واضح کر دیا کہ ہماری موجودگی میں کوئی قوت شریعت محمدیؐ میں ترمیم و تنسیخ نہیں کرسکتی۔ امام عالی مقام نے اپنے 72 جانثاروں کیساتھ انمول قربانی دیکر دین وشریعت کو بام حروج پر پہنچادیا۔ پھر خانوادہ رسالت کی عصمت آب بنات علیؑ و بتولؑ حضرت زینبؑ وکلثوم اور سیدالساجدین امام زین العابدینؑ نے کوفہ وشام کے بازاروں اور یزیدوابن زیاد کے درباروں میں اپنےفصیح خطبات سے یزیدیت کی بیخ کنی کی اور قصرہائے یزیدیت کی بنیادیں ہلا کر دنیا کو بتا دیا کہ ہمیں قیدہ و بند اور نوک نیزہ چڑھنا قبول ہے لیکن دین و شریعت میں کوئی ترمیم و تنسیخ برداشت نہیں کریں گے۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ پاکستان واحد ملک ہے جسکی تشکیل ہی کلمہ توحید پر ہے اور بنائے کلمہ توحید حسینؑ ابن علیؑ ہیں۔ دین وشریعت کی بنیاد کو قربانی حسینؑ اور رسولؐ خدا کی نواسیوں زینبؑ و کلثومؑ کی اسیری نے حیات نو عطا کی۔ بقول شاعر مشرق "حدیث عشق دو باب است۔ کربلا و دمشق یکے حسینؑ رقم کرد و دیگرے زینب پاکستان کی تشکیل کے بعد نصف درجن آئین بنے 31 علماء کے 22 نکات مرتب کیے گئے مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہونے کیؐ سزا کے طور پر ہم آدھا ملک گنوا بیٹھے اسوقت پاکستان کے ازلی مخالفین ن کہا کہ خدا کا شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ تھے 1973 کا آئین متفقہ ہے جس کا سہرا ذوالفقار جاتا ہے آئین سازی تمام فرقوں کے علماء شامل تھے جن میں ھضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی اور دوسری چند

شخصیات بھی تھیں آئین کی شق 2 کے تحت پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا اور بھٹو دور مین ہی جمعہ کی عام تعطیل کا اعلان کیا گیا۔ اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا جسکی پاداش میں اس عوامی لیڈر کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ جب ڈکٹیڑ نے اقتدار پر شب خون مارا تو اس نے عالمی استعمار کے ایماء پر پاکستان کو نظریہ اساسی سے ہٹانے کیلئے گروہی اسٹیٹ بنانا چاہا تو اسوقت ردعمل کے طور پر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا قیام عمل میں لایا گیا اور یہ اعلان کیا گیا کہ پاکستان کو شریعت کے راستے سے نہیں ہلنے دیا جائیگا۔ اس مقصد کیلئے 6 جولائی 80ء کو اسلام آباد سیکرٹریٹ پر قبضہ کر کے پرزور احتجاج کیا گیا جس کے نتیجہ میں وطن عزیز کو مخصوص مکتبی اسٹیٹ بنانے کی سازش ناکام ہوگئی۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ جب عزاداری امام عالی مقامؑ کو محدود اور مسدود کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تو تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے آٹھ ماہ تک ایجی ٹیشن کر کے 14 ہزار سے زائد گرفتاریاں پیش کیں جس کے نتیجے میں 21 مئی 85ء کا جو نیجو موسوی معاہدہ عمل میں آیا جو نانا اور نواسے کے جلوسوں کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ اس معاہدے کی سزا محمد خان جونیجو کو انکی حکومت ختم کر کے دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ڈکٹیٹر کے ایما پر سینٹ میں پیش کردہ پرائیویٹ شریعت بل کو بھی ہم نے یہ کہہ کر مسترد کیا تھا کہ 73ء کے آئین کی موجودگی میں کسی شریعت بل کی ضرورت نہیں اور شریعت بلوں سے نہیں نیک دلوں سے نافذ ہوتی ہے اور آئین کی دفعہ 227 کے تحت قرآن وسنت کی وہی تشریح مراد لی جائیگا جو ہر مسلمہ فرقے کے نزدیک معتبر ومستند ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل موجود ایوب دور سے کام کر رہی ہے جس میں تمام فرقوں کے نمائندے شامل ہیں خواہ حکومت کے من پسند ہی کیوں نہ ہوں ۔ مذکورہ کونسل کا چیرمین بھی شروع سے ایک ہی مسلک کا چلا آرہا ہے۔ آقا موسوی نے کہا کہ پاکستان کو مخصوص مکتبی اسٹیٹ بنانے کے خواہشمند آمر ضیاء الحق نے بنوامیہ اور بنوعباس کی طرح اسلام کو ڈھال بنا کر اپنی حکمرانی کو بچایا لیکن حضورؐ اور انکے پاکیزہ صحابہ کبار اور اہلبیتؑ اطہار اسلام نے خود ڈھال بن کے اسلام کو بچایا تھا۔ آج دین وشریعت انہی ذوات قدسیہ کی مرہون منت ہے جن میں حضرت امام حسن عسکریؑ کا نام آفتاب ومہتاب کی مانند دمک رہا ہے جنکا یوم ورود مسعود 10 ربیع الثانی ہے آپؑ کے دور کے حکمرانوں کی حکمرانی خونریزی اور ظلم وجور پر قائم تھی اکثر بے گناہ انسانوں کا قتل عام کرنا وہ اپنے لیے سرمایہ افتخار سمجھتے تھے۔ بنوامیہ کے بعد بنوعباس کے دور میں بھی قتل وغارت گری عروج پر تھی جسکا دائرہ شام فلسطین اور عراق تک پھیلا ہوتھا مرکب خلافت وملوکیت پر سوار مسلمانوں کے قتل عام میں مصروف تھے اور اسے ایک بات میں وہ یک فکر تھے کہ محور اسلام وشریعت کو استعمال کر کے لوگوں کو دین خداوندی سے منحرف کیا جائے۔ آغا سید حامد علی موسوی نے کہا کہ امام حسن عسکریؑ کی حیات قدسیہ 6 ڈکٹیٹروں سے مقابلے میں گزری جنہوں نے شریعت کے نام پر سیاست کر کے مسلمانوں کو نقصان عظیم سے دوچار کیا لیکن عسکریؑ کے کردار نے ثابت کیا کہ نہ ہمارے آباؤاجداد حق کی راہ سے ہٹے اور نہ ہم راہ حق سے ہٹیں گے۔ اسلام کا بول بالا کرنے کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر سکتے ہیں لیکن شریعت پر سودا بازی نہیں کر سکتے اور نہ کسی مائی کے لال کو کرنے دیں گے۔

اسوہ مختار کی پیروی دہشت گردی اور مشکلات ومصاءب سے نجات کی ضمانت ہے۔ سیدہ ام لیلی مشہدی۔

اسلام آباد ام البنین نیو زام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن، گرلز گائیڈ اور انجمن دختران اسلام (رجسٹرڈ) کے ایرا اہتمام مرکزی امامبارگاہ جامعہ المرتضیٰ اسلام آباد میں یوم مختار آل محمدؐ کی مناسبت سے محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے چیئر پرسن ام لیلی مشہدی نے اسوہ حضرت میر مختار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت مختار ثقفی کے قیام اور انتقام خون حسینؑ کی بشارت رسولؐ خدا نے دی تھی اور انکے کارہائے گراں قدر پر سید الساجدین حضرت امام زین العابدینؑ نے انہیں جزائے خیر کی دعا سے نوازا۔ انہوں نے باور کرایا کہ امت مسلمہ کو مسلمان ہونے اور حضور کا امتی ہونے کی سزا دی جا رہی ہے ایسے وقت میں ہم ایک دین وشریعت ایک رسولؐ کے پیروکار ہیں ایک ہی قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور ایک ہی کتاب پر عمل کرتے لہذا ہمیں اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ ہم ایک ہیں اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ہم میں تفریق پیدا نہیں کر سکتی اور تشدد و دہشت گردی کا ملت مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں، ضلالت وگمراہی کے اندھیروں میں حضور نبی اکرمؐ نے انسانیت کیلئے فلاح ونجات کی شمع روشن کردی انہوں نے کہا کہ آج بھی تعلیمات نبویؐ پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو ہر قسم کی بدامنی دہشت گردی اور مشکلات ومصائب سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔ آنحضرتؐ کی آمد سے ظلمت کا خاتمہ ہوا اور کائنات نور محمدیؐ سے منور ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ میلاد مصطفیؐ کا انعقاد کرنا عظیم عبادت ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ عبادات کو دوام بخشنے اور تحفظ عطا کرنے کیلئے وحدت واخوت کے جذبے سے سرشار ہو کر کام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت شیطانی قوتوں کے حصار میں گھرے ہوئے عالم اسلام کو مشکلات سے نجات حاصل کرنے کیلئے مختارؓ کے افعال و کردار کی عملی پیروی ہے جسے اسی وقت ممکن العمل بنایا جا سکتا ہے جب ہم صرف ذات الٰہی پر بھروسہ کریں۔ محفل کی شرکاء نے ام البنین ڈبلیو ایف کی جانب سے پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی جس مین اس عزم کا اظہار کیا کہ شعائر اللہ کے تحفظ اور مشن ولاءعزاء کے پاکیزہ اہداف کے تحفظ وفروغ کیلئے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے ہر لائحہ عمل پر بھرپور لبیک کہا جائیگا۔

مغربیت دھوکا اور فریب ہے آزادی نسواں اسلامی تعلیمات پر عملدرآمد میں پنہاں ہے۔

سیدہ بنت الھدی

سردار دو جہاںؐ نے اپنی بیٹی فاطمہ زہراکو جو عظمت اور تقدس عطا کیا اس پر دنیائے نسوانیت سدانازاں رہے گی درس قرآن کی محفل سے خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) مغربیت ایک دھوکا اور فریب ہے اسلام نے عورت کو تقدیس عزت اور شرف عطا کیا آزادی نسواں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور ان پر عمل درآمد میں پنہاں ہے۔ ان خیالات کا اظہار بین الاقوامی شہرت یافتہ اسلامک سکالر مصنفہ محترمہ سیدہ بنت الھدی نے انجمن کنیزان امام العصر والزمانؑ کے زیر اہتمام شعب ابی طالبؑ میں درس قرآن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام سے قبل عورت باعث ننگ دعار سمجھی جاتی تھی اسے زندہ در گور کرنا عام تھا ایسے میں محسن انسانیت ختمی مرتبت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں نورِ اسلام سے جہالت کی تاریکیوں کا پردہ چاک کیا وہاں عورتوں کے احترام اور مقام سے بھی انسانیت کو آشنا کیا۔ بیٹی کو ذلت سمجھنے والے معاشرے میں سردار وجہاں نے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا کو جو عظمت اور تقدس عطا کیا اس پر دنیائے نسوانیت سدانازاں رہے گی۔ آپ حضرت فاطمہ زہراؑ کی آمد پر کھڑے ہو جاتے انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ یہ بات تمام کتب حدیث میں مذکور ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا جو میری بیٹی فاطمہؑ کو اذیت دے گا وہ مجھے اذیت دے گا سیدہ بنت الھدی نے کہا کہ آج جس مادر پدر آزادی کو خواتین کی آزادی کہا جارہا ہے وہ دراصل خواتین کی تذلیل اور دور جہالت کو واپس لانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین سمیت پوری اسانیت کے مسائل کا حل قرآں مجید میں موجود ہے امت مسلمہ اس نسخہ اکسیر سے دور ہوتی چلی جارہی ہے۔ فضائل قرآن پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن پاک شریعت محمدی کا سپریم ماخذ اور عالم بشریت کیلئے سرچشمہ رشدا ہدایت ہے۔ جو تا قیام قیامت موجود ہے اس میں کسی قسم کی تحریف اور تبدیلی نہیں کی جاسکتی کیونکہ ذات الہیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے کتاب الہی نے انسانی تاریخ کے دھارے کا رخ بدل کر ایک نیا انقلاب برپا کر دیا، جہان تازہ کا ظہور ہوا۔ بنت الالہدی نے کہا حدیث ثقلین کی رو سے پیغمبر اسلام نے قرآن واہلبیت کے بارے میں وصیت و نصیحت کی اور بتایا کہ قرآن وہ عظیم معجزہ ہے جو پوری انسانیت کے لئے کھلا چیلنج ہے اگر تم سچے ہو تو اس کا جواب لاؤ۔ سورہ کوثر نازل ہوئی تو اسے خانہ کعبہ پر آویزاں کر دیا گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ قرآن کسی ایک قوم زمانے یا علاقے کیلئے نہیں بلکہ جس طرح ذات الہی رب العالمین اور حضور اکرامؐ رحمتہ االعالمین ہیں اسی طرح قرآن ذکر للعالمین ہے۔ انہوں نے کہا کہ باطل جتنا مرضی زور لگانے ع وعدہ خداوندی ہے کہ اے نبی کہہ دیجئے کہ جن وانس مل کر بھی قرآن جیسی کتاب لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے چاہیے وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔ آپا سیدہ حسینؑ اور سیدہ خیزران موسوی نے بھی درس قرآن کی تقریب سے خطاب کیا۔ اس موقع پر جملہ ارواح مومنین و مسلمین کے درجات کی بلندی کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

الیکشن میں بلند و بانگ دعوے کرنے والے حکمران بلوچستان کے زخموں سے بے اعتنائی برت رہے ہیں

اشجاعت بخاری

زائرین روٹ بند کرنا دہشت گردوں سے ہار ماننے کے مترادف ہے

اسلام آباد (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ایڈیشنل سیکرٹری جنرل سید شجاعت علی بخاری نے کہا کہ الیکشن میں بلند و بانگ دعوے کرنے والے حکمران بلوچستان کے زخموں سے بے اعتنائی برت رہے ہیں ڈاکٹر مالک کی حکومت نے بزدلی میں رئیسانی حکومت کو بھی مات دے دی ہے دہشت گردوں سے مذاکرات کے دیوانے بلوچستان کے حقوق کے طلبگاروں کیلئے چند ساعتیں نکالنے کو بھی تیار نہیں جو لمحہ فکریہ ہے غیر ملکی دوروں سے فرصت نہ پانے والے حکمرانوں کو بلوچستان کے زخموں پر مرہم لگانے کیلئے بھی وقت نکالنا ہوگا بلوچستان سمیت پورے ملک مین کوئی شیعہ سنی تنازعہ نہیں عالمی ایجنسیاں اپنا کھیل کھیل رہی ہیں بیرونی امداد پر پلنے والی جماعتوں کو دی جانیوالی کھلی چھٹی کی قیمت عوام اپنے لہو سے ادا کر رہے ہیں، ذائیرین کو تحفظ فراہم کرنے کے بجائے زائرین کا روٹ بند کرنا دہشت گردی سے شکست تسلیم کرنے کے مترادف ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے میر رستم علی جمالی و شوکت علی چنگیزی اور فدا حسین ہزارہ کی زیر سرکردگی میں ٹی این ایف جے بلوچستان کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ گوادر کی بندرگاہ بلوچستان و پاکستان کی ترقی کی کنجی ہے جسے ناکام بنانے کیلئے عالمی طاقتیں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں بلوچستان کے تمام قبائل محب وطن ہیں امریکی رہنما کی جانب سے آزاد بلوچستان کو شوشہ بلوچوں کا نہیں استعمار کا دیرینہ خواب ہے گہرے پانیوں کی بندرگاہ کے فعال ہو جانے کا خوف پاکستان دشمنوں کی نیندیں حرام کیے ہوئے ہے۔ شجاعت علی بخاری نے کہا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی جانب سے سپریم کورٹ میں پیش کردہ امن فارمولہ بلوچستان سمیت پورے ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کی ضمانت ہے ۔شجاعت بخاری نے بذریعہ روڈ زائرین کے سفر پر پابندی کے فیصلے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ایسے فیصلے عوام کیلئے مایوس کن اور دہشت گردوں کیلئے حوصلہ افزا ہیں اور بلوچستان میں حکومتی رٹ کے موجود ہونے کی بین دلیل ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت بلوچستان جلد آز جلد زائرین کا نہ صرف روٹ کھولے بلکہ ان کی آمدورفت کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

نہج البلاغہ کے آئینے میں

پروردگار عالم نے حضرت محمد کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تا کہ آپ لوگوں کو بت پرستی سے نکال کر عبادت الٰہی کی منزل کی طرف لے آئیں اور شیطان کی اطاعت سے نکال کر رحمان کی اطاعت کرائیں۔اس قرآن کے زریعہ جسے اس نے واضح اور محکم قرار دیا ہے تا کہ بندے خدا کو نہیں پہچانتے ہیں تو پہچان لیں اور اس کے منکر ہیں تو اقرار کرلیں اور ہٹ دھری کے بعد اسے مان لیں۔ پروردگار اپنی قدرت کاملہ کی نشانیوں کے زریعہ بغیر دیکھے جلوہ نما ہے اور اپنی سطوت کے ذریعہ انھیں خوفزدہ بنائے ہوئے ہے کہ کس طرح اس نے عقوبتوں کے زریعہ اس کے مستحقین کو تباہ و برباد کردیا ہے اور عذاب کے زریعہ انھیں تہس نہس کردیا ہے۔ یادرکھو میرے بعد تمھارے سامنے وہ زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی شے حق سے زیادہ پوشیدہ اور باطل سے زیادہ نمایاں نہ ہوگی۔سب سے زیادہ رواج خدا اور سول پر افترا کا ہوگا اس زمانہ والوں کے نزدیک کتاب خدا سے زیادہ بے وقیمت کوئی متاع نہ ہوگی اگر اس کی واقعی تلاوت کی جائے اور اس سے زیادہ کوئی فائدہ مند بضاعت نہ ہوگی اگر اس کے مفاہیم کو ان کی جگہ سے ہٹایا جائے۔شہروں میں ''منکر'' سے زیادہ معروف اور ''معروف'' سے زیادہ منکر کچھ نہ ہوگا۔حاملانِ کتاب کتاب کو چھوڑ دیں گے اور حافظانِ قرآن قرآن کو بھلا دیں گے۔کتاب اور اس کے واقعی اہل شہر بدر کردئے جائیں گے اور دونوں ایک ہی راستہ پر اس طرح چلیں گے کہ کوئی پناہ دینے والا نہ ہوگا۔کتاب اور اہل کتاب اس دور میں لوگوں کے درمیان رہیں گے لیکن واقعاً نہ رہیں گے۔انھیں کے ساتھ رہیں گے لیکن حقیقتاً الگ رہیں گے۔اس لئے کہ گمراہی ہدایت کے ساتھ نہیں چل سکتی ہے چاہے ایک ہی مقام پر رہے۔لوگوں نے افتراق پر اتحاد اور اتحاد پر افتراق کرلیا ہے جیسے یہی قرآن کے پیشوا ہیں اور قرآن ان کا پیشوا نہیں ہے۔اب ان کے پاس صرف قرآن کا نام باقی رہ گیا ہے اور وہ صرف اس کی کتاب و عبارت کو پہچانتے ہیں اور بس! اس کے پہلے بھی یہ نیک کرداروں کو بیحد اذیت کر چکے ہیں اور ان کی صداقت کو افترا کا نام دے چکے ہیں اور انھیں نیکیوں پر برائیوں کی سزا دے چکے ہیں۔تمھارے پہلے والے صرف اس لئے ہلاک ہوگئے کہ ان کی امیدیں دراز تھیں اور موت ان کی نگاہوں سے اوجھل تھی۔یہاں تک کہ وہ موت نازل ہوگئی جس کو بعد معذرت واپس کردی جاتی ہے اور توبہ کی مہلت اٹھالی جاتی ہے اور مصیبت و عذاب کا ورود ہو جاتا ہے ایہا الناس! جو پروردگار سے واقعاً نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے توفیق نصیب ہوجاتی ہے اور جو اس کو قول کو واقعاً راہنما بنانا چاہتے ہے اسے سیدھے راستہ کی ہدایت مل جاتی ہے۔اس لئے کہ پروردگار کا ہمسایہ ہمیشہ امن و امان میں رہتا ہے اور اس کا دشمن ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے۔یادرکھو جس نے عظمت خدا کو پہچان لیا ہے اسے بڑائی زیب نہیں دیتی ہے کہ ایسے لوگوں کی رفعت و بلندی تواضع اور خاکساری ہی میں ہے اور اس کی قدرت کے پہچاننے والوں کی سلامتی اس کے سامنے سر تسلیم خم کردینے ہی میں ہے۔خبردار حق سے اس طرح نہ بھاگو جس طرح صحیح و سالم خارش زدہ سے ایا صحت یافتہ بیمار سے فرار کرتا ہے۔یادرکھو تم ہدایت کو اس وقت نہیں پہچان سکتے ہو جب تک اسے چھوڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور کتاب خدا کے عہد و پیمان کو اس وقت تک اختیار نہیں کرسکتے ہو جب تک اس کے توڑنے والوں کی معرفت حاصل نہ کرلو اور اس سے تمسک اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اسے نظر انداز کرنے والوں کا عرفان نہ ہوجائے۔حق کو اس کے اہل کے پاس تلاش کرو کہ یہی لوگ علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں۔یہی لوگ وہ ہیں جن کا حکم ان کے علم کا اور ان کی خاموشی ان کے تکلم کا اور ان کا ظاہر ان کے باطن کا پتہ دیتا ہے۔یہ لوگ دین کی مخالفت نہیں کرتے ہیں اور نہ اس کے بارے میں آپس میں اختلاف کرتے ہیں۔دین ان کے درمیان بہترین سچا گواہ اور خاموش بولنے والا ہے۔

ازقلم تحسین جعفری

سلام بحضور سید سجادعلیہ السلام

اے جگر بندِ حسینؑ اے پاسبانِ قصرِ دین
عابد شب زندہ دار زاہد مسند نشیں
اے امام حیرت ،شمعِ حریمِ مصطفیٰ
نازشِ صبر و اطاعت ،واقف اسرارِدیں
رہنمائے راہِ عرفان مظہر انوار حق
پیکر صبر و رضائے تصویر قرآن مبین
خالقِ عالم کو بھی تیری عبادت پر تھا ناز
ورنہ آتی کیوں صدائے اَنت زین العابدین
سید سجا امام ابن امام ابن امام
مظہرِحق ،قافلہ سالارِ ایمان و یقین
شام اور کوفہ میں جو تونے سہے مردانہ وار
ان مصائب کو تصور " کوئی کر سکتا نہیں
السلام اے کشور صبرو رضا کے تاجدار
السلام اے ہادی عالم ،امام چار میں
تیرا ہر نقش قدم آئینہ ٔ دارِ حریت
ہر نفس تیرا تھا وقفِ ذکرِ ربّ العالمین
سنگِ اسودنے شہادت دے کے ثابت کر دیا
ہادئ دیں تو ہے بعدِ سبط ختم المرسلینؑ
جو ہلا دے قصر استبداد کی بنیاد کو
تھا وہ تیرا صبر اے بیمارو رنجوروحزیں
تیری مدحت باعث بخشش ہے تحسیں کیلئے
ورثہ دارِ احمد مرسل۔۔شفیع المذنبین

اقوام عالم اور عزاداری حسین علیہ السلام

تحریر و تحقیق: علامہ ضمیر اختر نقوی

پورے ورلڈ میں پندرہ کروڑ سادات اور شیعہ ہیں اور روئے زمین پر کوئی خطہ نہیں کہ جہاں عباسؑ کا پرچم نہ ہو اخبار نے تجزیہ کیا ہے کہ دوسو پچھتر (۷۵) سینٹر تو لاہور میں ہیں ترانوے (۹۳) جلوسوں کا لائسنس (Lience) تو خود گورنمنٹ (Goverment) نے دیا ہے صرف لاہور میں ترانوے جلوس دس دین میں نکلیں گے صرف تیرہ سینٹر تو پرانی انارکلی میں ہیں، چالیس سینٹر تو کرشن نگر میں صرف ایک محلے میں چالیس جگہ مجلس ہو رہی ہے پورے لاہور میں دوسو پچھتر مجلس ہو رہی ہے اسی حساب کو لگاتے ہوئے شہر بہ شہر چلو لاہور سے فیصل آباد چلو نکلتے چلو روہڑی سکھر سے ہوتے کراچی تک پھر سرحدوں کو پا کرو میں نام گنواتا ہوں امرتسر سے چلو کلکتہ چلو اور پھر بنگلہ دیش سے انڈونیشیا، ملائشیائ، بنکاک، جاپان سے ہوتے ہوئے امریکہ تک چلو اور پھر میں تمھیں بتاؤں کہ روئے زمین پر اس وقت کئی لاکھ مجلیس ہو رہی ہیں دنیا کی کوئی طاقت ہماری پانچ لاکھ مجلیس روک سکتی ہے، ہے کسی میں ہمت، شیطان بھی آ کر دعویٰ کردے کہ ہم اپنی طاقت سے اپنی شیطانی طاقت سے دو لاکھ سینٹروں کو بند کروادیں گے اچھا تو آپ کو پتہ ہے کیا ہوگا۔ یہ غم وہ غم ہے جو ہم آپ کو دکھا کر مناتے ہیں، نکل پڑے ماتم کر رہے ہیں ایک غم جو زمانے کو دکھا کر کرتے ہیں ایک ہے روحانی غم اُس میں ساری کائنات ملوث ہے ادھر پہلی محرم آئی اور ادھر کعبے کا غلاف سیاہ ہو، کعبے میں عزاداری ہٹاؤ لال غلاف ڈال لو سیاہ غلاف اتار لو کعبہ بھی سیاہ پوش ایک عزاداری یہ بھی ہے

مانا کہ زمانے کا رہے گا نہ یہ عالم
ترتیب تمدن کی یہ ہو جائے گی برہم
پھر اور کسی رنگ میں ہو گا تیرا ماتم
دنیا یہ نہ ہو گی مگر اسلام رہے گا
شبیر بہر حال تیرا نام رہے گا
انسان نہ کریں گے جو تیرے حق میں تکلم

چھوڑ دیں سب انسان شیعہ سنی سب چھوڑ دیں عزاداری نہ کریں تو کیا ہوگا۔

انسان نہ کریں گے جو تیرے حق میں تکلم
ماتم کی صدا دے گا پرندوں کا ترنم
آہوں سے بدل جائے گا غنچوں کا تبسم
دنیا یہ نہ ہو گی مگر اسلام رہے گا
شبیرؑ بہر حال تیرا نام رہے گا

کائنات کا ذرہ ذرہ پکارے گا ہم منائیں گے غم حسینؑ ہم منائیں گے دنیا اس طاقت کو نہیں سمجھی ثقافت تہذیب ادب میں ایک طاقت ہوتی ہے، علم کی روحانی طاقت ہے، ہم جہل کی باتیں نہیں کرتے علم کی باتیں کی ہیں اور علم میں ایک طاقت ہے قرآن کی طاقت ابھی سمجھی نہیں دنیا سمجھ میں نہیں آتی دنیا کے حدیث کی ایک طاقت ہے، اسی طرح ذکر حسینؑ کی بھی ایک طاقت ہے، علم ہے اور علم میں طاقت ہے، علم کا دھارا رُکتا نہیں جو علم پسند ہوتا ہے علم لے جاتا ہے، تم تعزیت کے لئے آتے ہو تم مظلوم کو رونے آتے ہو زرا پوچھو کسی ہندو سے کہ وہ عزاداری کیوں کرتا ہے پوچھو کسی عیسائی سے وہ عزاداری کیوں کرتا ہے پوچھو کسی یہودی سے وہ عزاداری کیوں کرتا ہے، پوچھو کسی پارسی سے وہ عزاداری کیوں کرتا ہے جاؤ۔۔۔۔۔۔امریکہ میں پوچھو ریڈ انڈین (RED INDIAN) کیوں عزاداری کرتے ہیں لنکا کے جنگلوں میں جہاں جنگلی بستے ہیں ہاتھی پالتے ہیں کشمیر کے جنگلوں میں نینی تال کے جنگلوں میں لکھیم پور کے جنگلوں میں صحراؤں میں افریقہ کے جہاں ذہین انسانی کی پرواز بھی عزاداری ہے وہاں بھی ذکر حسینؑ ہے حسینؑ میں طاقت ہے اپنے آپ کو منوانے کی حسینؑ نے ہر ملک میں عاشور کی چھٹی کروادی اب حسینؑ کی عاشور کی چھٹی کوئی ہم سے نہیں چھین سکتا ہے۔ حسینؑ کے غم کی چھٹی بحرین میں ہوتی ہے اسرئیل میں ہوتی ہے انڈیا میں ہوتی ہے پاکستان میں ہوتی ہے عراق میں ہوتی ہے ایران میں ہوتی ہے اردن میں ہوتی ہے شام میں ہوتی ہے لبنان میں ہوتی ہے لیبیا میں ہوتی ہے طاقت ہے حسینؑ میں اپنے آپ کو منوانے کی طاقت ہے حسینؑ اپنے کو یوں خود منوا لیتے ہیں۔ غم حسینؑ کوئی منائے یا نہ منائے حسینؑ کسی کے محتاج نہیں ہم کیوں احتجاج کریں یوم مناؤ، حسینؑ کائنات کے زرّے زرّے سے اپنا یوم منوا رہے ہیں اور منواتے رہیں گے حسینؑ کی طاقت کو دنیا سمجھے کہ نبیؐ کا نواسہ کتنی روحانی قوت لے کر آیا تھا کہ جو کلمے کی بنیاد بن گیا جس نے اپنا لہو پلا دیا کلمے کی بنیادوں میں جس نے دین الہیٰ کو زندہ کر دیا ہو وہ خود کیوں نہ زندہ رہے اور وہ زندہ رہے گا ہر رخ سے جس شے پر حسینؑ اپنا لہو ڈال دیں اس کی ایک تاریخ بن جائے حسینؑ اپنا عکس پھینک دیں کسی چیز پر تو اُس پر ایک کتاب لکھ دی جائے انگریزوں کا دور تھا 1852ء دوسو سال پہلے انگریزوں کا آغاز تھا تو انگریزی کتابیں چھپنے لگی ایسٹ انڈیا کمپنی برطانیہ کی حکومت نے اپنے دانشور بڑے ادیب کو بھیجا کلکتہ جا کر ایک لغت تیار کروائیں جس میں ہندوستانی لفظ ہندی اور اُردو کے لفظ جو انگریز بولتے ہوں اور انگریزی میں لکھ کر لاؤ۔ علم پسند قوم ہے صدیوں سے علمی کام کر رہی ہے انگریز آیا پہنچا کلکتے ایک ہوٹل میں کمرہ لیا ٹھہرا کئی دن گزر گئے ایک رات اس نے

شور دیکھا شاہرہ پر نوجوان لڑکے انگریز زور زور سے اپنے ہاتھوں کو سینے پر مار رہے ہیں اور شور کر رہے ہیں کوئی سوڈیڑھ سو لڑکے انگریز بیس بائیس سال کے لڑکے ماتم کر رہے تھے قریب گیا اُس نے لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہے کسی نے کہا یہ محرم ہے محرم منا رہے ہیں شب عاشور ہے یہ جو انگریز یہاں رہ رہے ہیں کچھ دنوں سے تو اُن کے لڑکے بھی یہ یہاں کے ہندوستانیوں کو دیکھ کر ہی ایسے ہی ماتم کر رہے ہیں کہا کہ کہہ کیا رہے ہیں، یہ انگریز لڑکے کیا کہتے ہیں جب ہاتھ مارتے ہیں سینے پر تو کہتے کیا ہیں انگریز قریب گیا تو سنا انگریز نوجوان کہہ رہے تھے ہاتھ مارتے جاتے تھے سینے پر اور کہتے جاتے تھے ہابسن ، جابسن ،کون تھے جن کے تم نام لیتے ہو کہا یہ حسنؑ حسینؑ تھے ہم حسنؑ حسینؑ کا ماتم کر رہے ہیں، وہ انگریزی لہجے میں حسنؑ حسینؑ ہابسن جابسن لگ رہا تھا اُس کی پوری ہوگئی لغت پوری ہوئی اُس نے اپنی لغت کے مقدمہ میں یہ واقعہ لکھا کہ ایک رات ہم نے یہ منظر دیکھا کہ وہ لڑکے یہ کہتے تھے ہابسن جابسن (HOBSON & JOBSON) حسنؑ اور حسینؑ ہمیں ان دونوں ناموں میں کشش معلوم ہوئی ہم نے اس لغت کا نام رکھا ہے ہاہسن اینڈ جابسن اسی لغت کو ہابسن اینڈ جابسن کتاب کو دہلی نے شائع کیا ہے نئے ایڈیشن کے ساتھ اس نے کم سے کم پچیس صفحے لکھے یہ ہابسن جابسن کون تھے اور اب اُس نے ریسرچ شروع کی انڈیا سے نکلا فرانس گیا ہالینڈ گیا انگلینڈ گیا ہر جگہ تلاش کیا کہ ان ملکوں میں باہسن جاہسن کو کیا کہتے ہیں اور ہر ملک کا حال بتایا ہے کہ جرمنی میں کیسے حسینؑ کا ماتم کرتے ہیں ہالینڈ والے کیسے ماتم کرتے ہیں انگلینڈ والے کیسے ماتم کرتے ہیں پچیس صفحے لکھے کہ دنیا کے ہر ملک میں حسنؑ حسینؑ کیسے مانے جاتے ہیں لغت موجود ہے دیکھ لو یہ ہے طاقت حسنؑ اور حسینؑ کی عزاداری ،تعزیہ صرف ہندوستان پاکستان میں نہیں نکلتا امریکہ اب ترقی یافتہ ہوا ہے اصل قوم امریکہ کی ریڈ انڈین ہیں، پرانی قوم جنہوں نے امریکہ کو بسایا آج بھی عاشور کو دو تعزیے نکالتے ہیں ان کے تعزیوں کے نقشے آپ دیکھئے دنیا کے دوسرے سرے پر انڈونیشیا بنکاک میں آپ جایئے تو وہاں کے خوبصورت تعزیے آپ دیکھئے عجیب وغریب تعزیے بنائے جاتے ہیں میں امریکہ میں عشرہ پڑھ رہا تھا ۱۹۹۰ء میں نیو یارک ٹیلی ویژن اسٹیشن نے مجھے فون کیا کہ شام غریباں آپ کو پڑھنی ہے تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لنکا کی عزاداری انہوں نے دکھائی لبنان کا قمع کا ماتم دکھایا انہوں نے شام کا ماتم دکھایا، انہوں نے عراق کا ماتم دکھایا مختلف ملکوں کی وہ جھلکیاں دکھا رہے تھے ہندوستان پاکستان کیا اور امریکہ کی عزاداری دوسرے دن میں نے ٹیلی ویژن پر دیکھا کہ ''بنائے لا الہٰ ہست حسینؑ'' کیسٹ کا نام ہے، ہے اسلام کی کوئی ایسی یادگار ہے حسینؑ سے دین پہچانا جا رہا ہے یاد گار سے عزت ہے دین کی شہرت ہے تبلیغ ہے اسے ہونے دو ہونے دو۔ ان اقوام عالم کی نظر میں حسینؑ کی کیا برتری ہے کیا کشش انہیں نظر آتی ہے کیا کشش ہے لنکا کے جنگلوں میں سیاح تھے انگریز شکار کھیل رہے تھے درخت کی مچان پر بیٹھے تھے ایک بار دیکھا ہوا میں فضا میں کئی لاکھ چراغ ہوا پہ اڑ رہے ہیں کئی لاکھ چراغ ہوا میں اڑ رہے ہیں حیرانی سے منظر دیکھا کہ پہاڑی سے یوں لگتا ہے کہ صفیں کی صفیں چراغوں کی اتر رہی ہیں ۔اُس نے دیکھا چراغ ہوا میں پرواز کر رہے ہیں اُس نے پوچھا اپنے ساتھیوں سے جو جنگل میں راستہ بتاتے ہیں یہ کیا ہے؟ وہاں کے قریبی مزدوروں نے بتایا آج دس محرم کی رات ہے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ افریقہ کے ہندو ہیں جو ہاتھی پالتے ہاتھی دانت کی تجارت کرتے ہیں ان کے پاس بہت سے ہاتھی ہیں یہ کئی ہزار ہاتھیوں کے مالک ہیں لنکا کے جنگلوں میں ہاتھیوں کا کاروبار کرتے ہیں لیکن آج کی رات یہ ہر سال ہاتھیوں پہ بیٹھ کر ایک ایک آدمی دونوں ہاتھوں میں روشن چراغ جلا لیتے ہیں ہاتھی چلتے جاتے ہیں لیکن ان کے چراغ نہیں بجھتے ، یہ راستے میں یہی کہتے جاتے ہیں داتا حسینؑ چراغ نہ بجھے ، دیکھو مجلس ہو رہی ہے چونکہ جنگل میں اندھیرا ہے ہاتھی نظر نہیں آ رہے صرف جلتے ہوئے چراغ نظر آ رہے ہیں ایسا لگتا ہے ہوا یہ چراغ فضا میں پھیلے ہوئے ہیں انگریزوں نے کہا یہ کہاں جا رہے ہیں مقامی لوگ کہنے لگے ان کا ایک مرکز ہے سب وہاں پہنچیں گے اور یہ ہاتھی سے اُتر کر چراغ وہاں بڑھاتے جائیں گے کہا یہ راستے بھر اُس چراغ کو لے کر یہ کہتے جاتے ہیں داتا حسینؑ تمہارے گھر کے چراغوں کو یزید نے بجھا دیا اے علیؑ اکبر اصغر یہ چراغ علی اکبر کے نام کا ہے قیامت تک علی اکبرؑ کے چراغ روشن رہیں عزادار تم سب علی اکبرؑ کے قیامت تک علی اکبر کے چراغ روشن رہیں۔ ایک قوم ہے قوم اسے کہتے ہیں بامن دت کہتے ہیں اس قوم کی تاریخ یہ ہے بامن دت براہمن دت ان کے سات فرقے ہیں براہمنوں کے جن میں ایک فرقہ دت ہے ان کی خصوصیات یہ ہے کہ یہ شریف النفس برہمن مدینے تک آباد تھے اور ان کے مندر عراق میں شدت سے بنے ہوئے تھے یعنی چودہ سو سال پہلے ایک برہمن راہب کا مندر فرات کے کنارے جس دن عاشور کا واقعہ ہوا اُس دن وہ اپنے دیر سے نکل کر کربلا میں آیا اُس نے حسینؑ سے ملاقات کی اُس کے سات بیٹے تھے اُس نے اپنے ساتوں بیٹوں کو حسینؑ پر قربان کر دیا اور خود بھی ہو گیا حسینؑ نے اس کو دعا دی کہ تو غیر مذہب کا ہو کر اسلام کے کام آیا حسینؑ نے دعا دی کہا تیری نسل رہے گی قیامت تک، اے دت تیری نسل رہے گی اب تیری پہچان یہ ہے کہ چونکہ تیرے سات بیٹوں کے گلے پر خنجر چلا ہے اس لئے تیرے ساتوں بیٹوں کے گلے پر ایک نشان بن گیا ہے ہرے رنگ کا ایک نشان گردن پر بنا رہے گا اب نسل پیدا ہوتی رہے گی وہ نشان باقی رہے گا یہ دت قوم کی پہچان ہے کہ اُس کے گلے پر ایک ہرا نشان ہوتا ہے یہ پہچان ہے وہ دکھا کے کہتے ہیں قربانی دی تھی ہمارے اجداد نے کربلا میں اور یہ نشان رہے گا یہ جیتا جاگتا معجزہ ہندو کے پاس ہے تو ہم تو مسلمان ہیں دت قوم جہاں بھی ہے تعزیہ داری کرتی ہے تو ہم مسلمان ہو کر اپنے محسن کی یاد کیوں نہ منائیں عزاداری حسینؑ اور تعزیہ داری کو ہم کیوں کر چھوڑ سکتے ہیں۔

سلام

از قلم: سیدہ قدسیہ قدسی

دیکھو تو کیا درس دیتی ہے کتاب کربلا
اکمل و کامل ملا ہم کو نصاب ِ کربلا
عیش ِ دواں ،تخت شاہی ،زر،جواہر تج دئے
ہیچ تھا سب کچھ پہ افضل انتخاب کربلا
دھوپ،چادر،پیاس ،پانی جلتے خیمے اور لہو
جی یہ کہتا ہے کہ لکھ دوں انتساب کربلا
حریت ،ایثار، قربانی ،حمیت اور وفا
سارے رستے جا رہے ہیں سوئے بابِ کربلا
روزِ محشرجس گھڑی ہو گی عدالت عدل کی
جابرو قاہر بھی دے گا سب حسابِ کربلا
معرکے دنیا میں ہو تے آئے ہیں قدسی بہت
پر نہیں ایسا کہ جیسے ہے جوابِ کربلا

علامہ ناصر شہید کا نام قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے نڈر سپاہی کے طور پر ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ ام لیلی مشہدی

عالمگیر چہلم کے موقع پر زیارت گاہ باب فضہ میں مجلس عزا کا انعقاد

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام شہدائے ایام عزا کے عالمگیر چہلم کے موقع پر زیارت گاہ باب فضہ میں مجلس عزا کا انعقاد کیا گیا جس میں خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تنظیم کی چیئر مین ام لیلی مشہدی نے خطاب کرتے ہوئے شہداء کے غمزدہ خانوادہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیاوی غموں کا مداوا کرنے کیلئے خانوادہ محمد آل محمد علیہم السلام کے دامن سے وابستگی ضروری ہے جنہوں نے توحید و رسالت کی بقاء اور انسانیت کی اعلی قدروں کی لاج رکھنے کیلئے اپنا سب کچھ راہ خدا میں قربان کر کے بے پناہ مصائب وآلام اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا مگر باطل کے سامنے سر خم نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ علامہ ناصر عباس خطیب العصر تھے جنہوں نے دور حاضر میں ولائے علیؑ عزائے حسینؑ اور حرمتِ سادات کے عقیدے کے تحفظ کیلئے پوری زندگی عملی جدوجہد کی اور اسی راہ میں جام شہادت نوش کر کے سرخرہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ علامہ ناصر شہید کا نام قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے نڈر سپاہی کے طور پر ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ امام علی مقام حسینؑ ابن علیؑ انکی اولاد اطہار اصحاب باوفا اور اسیران کربلا کا اسوہ حسنہ اور سیرت و کردار عالم انسانیت کیلئے مینارہ نور ہے۔ اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ یکم محرم تا آٹھ ربیع الاول بلاتفریق جام شہادت نوش کرنے والے تمام اہل وطن کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے اور کالعدم گروپوں کی کھلے عام سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور انہیں آہنی شکنجے میں جکڑے۔ مجلس کے آخر میں شہداء کے ایصال ثواب کیلئے جاتحہ خوانی کی گئی۔

امام زین العابدینؑ کے مشاغل زندگی

از سیدہ توصیف زہرہ سیدہ توصیف زہرہ نقوی
آف پشاور

امام چہارم ولی عہدِ حسینؑ ابن علیؑ علیہ السلام وارثِ دستارِ سید الشہداء علیؑ ابن الحسینؑ سید الساجدین زین العابدین علیہ السلام نے جب آنکھ کھولی تو مولائے کائنات علیؑ المرتضیٰ، حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور اپنے والد امام مظلوم حسینؑ ابن علیؑ کے منوّر چہروں اور درخشاں کرداروں کو اپنے گردِ حلقہ فگن پایا جو خود بھی علم لے کر آئے اور بیک وقت ایسے تین مُربیٔ بھی مل جائیں تو اِس کے کردار و عمل و مشاغل ندگی کا کیا کہنا یہی وجہ ہے کہ امام زین العابدین کے مشاغلِ حیات میں حسبِ ذیل موضوع ملتے ہیں۔

۱۔ تبلیغ فرائض امامت
۲ عبادت و ریاضت مافوق العادت
۳۔ غریبوں کے ساتھ مواسات و اُلفت
۴۔ خوفِ خدا میں گریہ و بُکا

امام حسینؑ کی شہادت اور اہل بیت کی تاراجی کے بعد زندگی کا دائرہ آل رسولؐ پر اتنا تنگ تھا کہ اس میں تبلیغ و نشر مذہب کرنا انتہائی مشکل تھا۔ مدینہ رسولؐ میں خون کی ندیا ں بہہ رہی تھی خانہ کعبہ پر آگ برس رہی تھی ذرا سی بات پر گردن زدنی کے فیصلے ہوجایا کرتے تھے۔

یزید کے بعد اگرچہ امام عرصہ تک زندہ رہے مگر تمام ادوار میں آپکو حکومتوں کے ہاتھوں کڑی نگرانی کا سامنا رہا۔ حتیٰ کے فرزدق کو صِرف اِمام کی مدح کرنے کے جُرم میں بند کر دیا گیا، مگر ان کے تمام تلخ حالات کے باوجود امام نے نشر معارف حقہ میں پوری جانفشانی سے کام لیا۔ چُنانچہ صحابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت آپ کے علوم سے کسب نور کرتی رہی جن کے نام یہ ہیں۔

صحابہ:

1 جابر بن عبداللہ انصاری۔ 2 عامر بن واثلہ کنانی
3 سعید بن مسیب جن کو امام نے اعلم الناس کے لقب عطا کیا
4 سعید بن جہاں کنانی

تابعین:

1 سعید بن جبیر جنکا لقب جید العلماء تھا۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے جو ان کے علم کا محتاج نہ ہو۔

2 محمد بن جبیر ۔ 3 ابو خالد کابلی۔ 4 میثم بن عوف۔ 5 اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر۔ 6 ابراہیم و حسن فرزندان محمد حنیفہ۔ 8 حبیب بن ابی ثابت۔ 9 ابو یحییٰ اسدی۔ 10 ابو حازم اعرج۔ 11 سلمہ بن دینار مدنی۔ 12 ابو حمزہ ثمالی امام ہفتم کے زمانہ تک زندہ رہے۔ 13 فرات بن اصنف امام ہشتم کے زمانہ تک زندہ رہے۔ 14 جابر بن محمد بن ابوبکر۔ 15 ایوب بن حسن۔ 16 علی بن رافع۔ 17 ابو محمد قریشی کوفی۔ 18 ضحاک بن مزاحم خراسانی۔ 19 طاؤس بن کیان۔ 20 حمید بن موسیٰ کوفی۔ 21 ربان بن تغلب بن رباح۔ 22 سدیر بن حکیم۔ 23 متین بن زمانہ۔ 24 عبداللہ بن برقی۔ 25 عمرو بن عبداللہ سیفی۔ یہ ایک ہی رات میں قرآن کو ختم کر دیتے تھے ہمیشہ عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ عامہ و خاصہ دونوں میں مقبول و معتبر سمجھے جاتے تھے۔ اور امام زین العابدینؑ کے رفقاء میں انکا رشمار ہے طبقات ابنِ سعد میں ملتا ہے کہ مدینہ میں آپکا حلقہ درس قائم تھا (طبقات ابن سعد) آپ کے ارشادات سے اپنے پرائے سب ہی ایک ساتھ بہرا ور ہوا کرتے تھے چنانچہ زہری جو بنی امیہؑ کی طرف سے مدینہ پر عامل تھے انہوں نے کسی مجرم کی تعزیر کرنا چاہی وہ مجرم اسی تعزیر میں اتفاقاً مر گیا۔ انہوں نے خوف کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ دیا اور ایک غار میں بیٹھ گئے جہاں نو برس گزار دیئے۔ جس وقت امام حج کے لیے پہنچے تو اس وقت زہری غار سے نکل آئے تو حضرت نے ان سے فرمایا (ترجمہ) مجھے تمہارے گناہ سے اتنا خوف نہیں معلوم ہوتا جتنا تمہارے قنوط اور یاس سے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد امام نے فرمایا کہ ایک انسان کی پوری دیت مقتول کے گھر بھجوا دو اور اپنے بال بچوں میں واپس آجاؤ۔ زہری یہ سن کر خوش ہو گئے بعد عرض کی آقا آپ نے میری مشکل حل کر دی بے شک اللہ جسے چاہتا ہے اپنے اسرار کا حامل بناتا ہے اس کے بعد زہری امام کے اصحاب میں داخل ہو گئے۔ دوسرا مشغلہ عبارت امام زین العابدین سید الساجدینؑ کی دوسری مشغولیت عبادت ہے۔ انسان کے عمل کی روح سجدہ ہے اور امام نے عبادت اتنی اور اس معیار کی کی کہ زین العابدین پکارے گئے اور اللہ کے آگے اتنے سجدے کیے کہ سید الساجدین کے لقب سے ملقب ہوئے۔ زہری سے کسی نے پوچھا کہ علیؑ ابن الحسین کو زین العابدین کیوں کہتے ہیں تو اس وقت زہری نے جواب دیا کہ جب عرصہ محشر برپا ہوگا اس وقت منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں سید الساجدین علیؑ ابن الحسن یہ کمال وقار سکینہ صفوں کو چیرتے ہوئے برآمد ہونگے (منتہی الا امال) امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد کی یہ حالت تھی کہ جب بھی آپکو کوئی نعمت ملتی تو سجدے کرتے تھے جب کوئی آیت پڑھتے تو سجدہ کرتے تھے جب کوئی بلا آپ سے ٹل جاتی تو آپ سجدہ کرتے جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو سجدہ کرتے تھے اور جب دو بگڑے ہوئے افراد کی صلح کرواتے تو سجدہ کرتے خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اس کثرت سے سجدہ کیے ہیں کہ آپ کے مواقع سجود پر ہمیشہ کے لیے نشان پڑ گئے تھے حتیٰ کہ ہر سال کاٹے جاتے تھے آپکی عبادت کی تصویر کشی اسطرح کی گئی ہے کہ جب وقت نماز آتا تھا تو آپکا جسم اقدس لرزہ براندام ہوجاتا تھا چہرہ کا رنگ زرد ہوجاتا تھا اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو درخت کے تنے کی طرح اپنی جگہ پر کھڑے دکھائی دیتے تھے اور جس وقت سورہ حمد کی مالک یوم تک پہنچتے تھے تو اتنی تکرار فرماتے کہ معلوم ہوتا تھا کہ روح جسم سے نکل جائے گی پھر سجدہ خالق میں جھکتے تو اس وقت تک سر نہ اُٹھاتے جب تک پسینہ جاری نہ ہوجائے آپکے پاس ایک تھیلا تھا جس میں خاک کربلا تھی اس پر سجدہ فرماتے تھے (منتہی الا امال)

غریبوں کے ساتھ مواسات:

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ مدینہ میں بہت سے لوگ نہیں جانتے تھے کہ انکی روزی کہاں سے آتی ہے جب امام زین العابدینؑ کی وفات ہوگئی تب ان کی وہ روزی بند ہو

گئی جو پوشیدہ طور سے راتوں کو ملا کرتی تھی آپؑ اپنی پشت مبارک پر اناج لاد کر راتوں کو فقراء میں تقسیم کیا کرتے تھے جب غسل دیا گیا تو دیکھا گیا کہ پوری پیٹھ اناج اُٹھانے کی وجہ سے سیاہ ہوگئی تھی۔(نوالبصار)

خوف خدا میں گریہ وبکاء:

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدینؑ کو عشاء کے وقت سے صبح تک مضطرب و بیقرار دیکھا جب آپ سجدہ میں چلے گئے تو میں آپؑ کے پاس گیا اور آپکا سر اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھ دیا اور آپکی حالت دیکھ کر رونے لگے اور جب میرے آنسو آپ کے رخسار پر پڑے تو آپؑ نے غش سے آنکھ کھولی اور فرمایا کہ یہ کون ہے جو میرے اور میرے رب کے درمیان حائل ہوا۔طاؤس کہتے ہیں میں عرض کیا کہ میں ہوں طاؤس اے فرزند رسولؐ آپ اتنا جزع وفزع کیوں فرماتے ہیں گنہگار تو ہم لوگ ہیں اپنے والدِ ماجدِ امام حسینؑ ہیں۔جدہ فاطمہ زہرہ سلام علیہا ہیں اور جد رسولؐ اللہ ہیں پرسن کر آپ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا۔افسوس کہ اے طاؤس ماں باپ اب وجد کے ذکر کر جانے دو اللہ نے جنت اپنے اطاعت گزاروں کے لیئے بنائی ہے وہ غلام حبشی ہی کیوں نہ ہو۔اور نار کو اپنے مخالفین کے لیے خلق فرمایا ہو چاہے وہ قریشی کیوں نہ ہو اس کے بعد آپؑ نے یہ آیت پڑھی "اللہ کے ہاں سوائے عمل صالح کے کل کوئی بھی چیز کام آنے والی نہیں ہے۔عاشور کی عصر کو جس وقت امام حسینؑ امتحان ختم ہو جاتا ہے اسوقت ولی عہد مظلوم کربلا ابن الحسینؑ کا امتحان شروع ہو جاتا ہے۔خیام حسینی کے جلنے سے سے دربار یزید وابن زیاد تک اور وہاں سے مدینہ تک سید سجاد کا اہم فریضہ یہی تھا کہ اہل حرم کی نگرانی کی جائے اور دیار بہ دیار واقعہ شہادت سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے بے شک ان دونوں مقاصد کی تکمیل کے لیے ثانی زاہرا جناب زینب بنت علیؑ بھی آپکے ساتھ شریک تھیں اور وہ فرما رہی تھیں اے اہل کوفہ اس وقت تم اپنے رسولؐ کو کیا جواب دو گے جب کہ تم سے کہیں گے کہ تم نے میرا کلمہ پڑھ کہ میری اُمت ہونے کے باوجود میری اولاد سے کیا سلوک کیا کچھ تو ان میں سے پیدل پیادہ قیدی ہیں اور اپنے خون میں غلطان خاک کربلا پر بے کفن ہیں۔

غم حسین علیہ السلام میں گریہ وبکا:

امام زین العابدین کا آخری مقصد حیات امام حسینؑ کی شہادت عظمیٰ اور واقعہ کربلا پر خون کے آنسو بہانا تھا۔آپ اپنے والد کی شہادت کے بعد چالیس برس تک آہ وبکا کرتے رہے آپ اتنا روئے تھے کہ آپ کے غلام بے چین ہو جایا کرتے تھے کہ آپ اتنا روتے ہیں کہ ہم کو آپکی جان کا خوف ہے۔حضرت جواب دیتے تھے میں جب بھی بن فاطمہ کی قتل گاہ کو تصور کرتا ہوں تو آنسوؤں کے سیلاب میں غرق ہو جاتا ہوں حضرت یعقوبؑ کے بارہ فرزند میں سے صرف ایک غائب ہوا تھا وہ اتنا روئے کہ آنکھیں جاتی رہیں میں نے اپنی آنکھوں سے اٹھارہ بنی ہاشم کو خاک وخون میں غلطاں دیکھا ہے میرے آنسو کس طرح رک سکتے ہیں۔

صحیفہ کاملہ:

امام چہارم علی ابن الحسینؑ کے آثار وتعلیمات میں ایک بہت عظیم معجزہ کتاب صحیفہ کاملہ ہے۔صحف انبیاء واولیاء میں اس کتاب کا درجہ متعین کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اسرائیلیات وصحف انبیاء کو مطالعہ کیا جائے پھر رہبران عالم وھادیان الٰہی کے اندازِ دعوت کا جائزہ لیا جائے اس کے بعد اس دور کا تاریخی ودینی وثقافتی تجزیہ کرنے کے بعد آپکی یعنی امام زین العابدینؑ اور ان کی دعاوں کو دیکھا جائے اور پڑھا جائے تب کہیں جا کر زبورِ آل محمدؐ انجیل اہل بیت صحیفہ کاملہ کا درجہ متعین کیا جا سکتا ہے۔سید الساجدین کے متعلق باب مدینہ العلم علیؑ المرتضیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یعنی علی ابن الحسین میری مثل و میری شبیہ ہے۔ ایک دفعہ صادق آل محمدؐ اپنے جد نامدار کے فضائل بیان فرما رہے تھے آپ نے آخر میں فرمایا اولاد امیر المومنینؑ واہل بیت میں کوئی ایک شخص بھی علیؑ ابن الحسین سے زیادہ جناب امیر سے مشابہ نہ تھا۔آپکا لباس وہی، وہی فقہ، علمی وعملی مشابہت، دین وحقائق اسلام میں فوق العادت وہی برتری، اسلام دوستی و قوت ایمان معجزانہ ہدایت اللہ کی عطا اور خاندانی میراث تھی۔ مدینہ میں کئی قسم کے ماحول تھے ایک وہ ماحول تھا جس سے بچوں کو بچانے کی کوشش کی جاتی تھی اور دوسری طرف وہ ماحول تھا جو فقہا ومحدثین ومعتبرین کا دور تھا۔یہ لوگ انفرادی طور پر عوام میں مقبول اور حکومت میں معزز تھے۔ یہ حضرات عموماً فقہ وحدیث پر کام کرتے تھے اور نام رکھتے تھے تسرا ماحول ان نئے رجحانات نے پیدا کیا تھا جو رومیوں کے تمدّن وعلوم سے پیدا ہوا تھا۔دمشق سے اس بات کی ابتدا ہوئی اور تمام دنیائے اسلامیہ میں لوگ اس سے متعارف ہوئے رومیوں کا خلیفہ عیسائیوں اور یہودیوں کی مشنریاں اسے لے کر آئیں۔نئے تعلیم یافتہ اور نئے سیاح اسلام دشمن کے جذبے سے نیم حکیم بنے پھرتے تھے۔عقائد کے خلاف توحید ونبوت کے مخالف ناپختہ ذہنوں کو گمراہ کرنے کی فکر میں تھے۔امام چہارمؑ ان تمام حلقوں میں محترم نہیں بلکہ واجب التعظیم سمجھے جاتے تھے۔کیوں کہ آپکا کردار درباری نہیں تھا اور نہ ہی آپ کا طریقہ کار عوامی تھا آپکی حیثیت آپکی سیرت وشخصیت اپنے جدّ بزرگوار کی طرح فقیرانہ طبیعت وروش اور علمی حیثیت سلونی قبل ان تفقدونی تھی۔امیر المومنین کو کوفہ جیسا شہر ملا تھا جہاں کھلی فضا میں مختلف الخیال اشخاص سے ملنے جلنے کا اور خواندہ ناخواندہ فوجوں سے ملنے والوں کا قیام تھا۔حضرت نے ان لوگوں کو مسائل توحید وحقائق اسلام سمجھانے کے لیے براہ راست خطاب کرنے کے مواقع پائے۔ طولانی اور مختصر تقریریں فرمائیں، کتابیں لکھیں اور باتیں سمجھائی۔حضرت سید سجاد کو خالص مدنی آبادی میں اور کوفے سے مختلف ماحول ملا اس لیے آپؑ نے مسجد کو درس کے لیے منتخب فرمایا یا پھر اپنے دادا کی طرح مُناجاتوں کے زریعہ سبق پڑھا کر روح مذہب اور جان بصیرت کو دلوں میں اُتار دیا۔توحید کے دلائل و براہین کا جس قدر بھی ذخیرہ دامن اسلام میں موجود ہے اسکا پہلا اور عظیم دفتر آل محمدؐ نے تیار کیا ہے اور بالکل اسی رنگ اور اسی طرز اور انداز سے جو قرآن حکیم نے ہمیں سکھایا ہے اپ دیکھتے ہیں کہ صحیفہ کاملہِ صرف دعاؤں کا مجموعہ نہیں اور نہ یہ صرف بوسہ دے کر رکھنے والی کتاب ہے اور نہ صرف مشکل مصائب میں حاجت روای کے لئے پڑھی جانے والی دعائیں ہیں۔بلکہ فکر ونظر فلسفہ وحکمت دین و دانش حاصل کرنے کا سرچشمہ بھی ہے اور امامؑ نے بے مثال کردار اور معصومانہ شان کی طرح اس مجموعہ کو بھی معجزہ بنا دیا۔یا پھر جس طرح ربّ العالمین نے آئمہ اطہار دوازدا

آئمہ کو آیت و دلیل وجود بنایا اسی طرح صحیفہ کاملہ کو درجہ اعجاز بخشا کہ بندوں پر اپنی حجت تمام کردے۔کوئی بھی انسان کسی بھی مضمون کا پڑھنے والا فلسفہ یونان کا پڑھنے والا یا حکمت وطب جاننے والا ماڈی مسائل سمجھنے والا یا نفسیاتی علوم کا ماہر فلکیات کا عالم کوئی بھی ذوق سلیم رکھنے والا جذبات اور ضد سے بچ کر اگر تجدیدی و عقلی زاویوں سے صحیفہ کی پہلی دعا کو پڑھے اس کے بعد سوچے کہ امام زین العابدینؑ کا مطلب دل میں اترتا ہے اور حضرت کی دلیلیں دماغ میں آتی ہیں یا نہیں غور کرے کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ مفروضہ ہے یا عقلی بصیرت کا مظاہرہ یقین ہے کہ زبان کو آنکھوں کا ساتھ دے کر دل کو اللہ کی توحید کا قائل کرلے گی جیسے کہ آپکی یہ دعا ''اس اللہ کی تعریفیں جو اول ہے مگر کسی پیش رو کے بغیر وہ آخر ہے۔وہ آخر ہے مگر اس کے بعد کوئی آخر نہیں ۔وہ اللہ جس کے دیدار کے لیے نگاہ و بینا دعاجزہ ہے جس کی ثناوتوصیف سے مدح سراؤں کے واہمے بیکار اس نے ساری خلقت کو اپنی قدرت کاملہ سے بے مثال بنایا اور اپنی مشیت کے مطابق بالکل نئے انداز میں خلق فرمایا پھر انہیں اپنے ارادے کی راہوں پر چلایا اب یہ حال ہے کہ جو ان کے سامنے پیش آتی ہیں اس سے پیچھے ہٹانے پر قدرت اور جو چیز انہیں نہیں ملی اسے حاصل کرنے پر اختیار اور امکان نہیں رکھتے اس نے ہر ذی روح کے لیئے غذا مقرر کی ہے جسے اپنے خزانہ قدرت سے مرحمت فرمایا جسے وہ زیادہ مرحمت فرمادے اسے کوئی کم نہیں کرسکتا او جسے کم دے اس میں کوئی اضافہ نہیں کرسکتا اس کے بعد اس کی زندگی کی حد اور اس کے لیئے محدود مسافت مقرر فرمائی ہے مخلوق میں سے ہر ایک اپنی زندگی کے دنوں کے قدم اسی کی طرف بڑھا رہا ہے اور اپنے زمانے کے حساب سے گھٹا تا ہے یہاں تک کہ جب زندگی آخری نشان اور عمر کے پورے حساب کو ختم کردیتا ہے تو اللہ اسے اپنے سے زیادہ زیادہ ثواب یا دھمکائے جانے والے عذاب کے لئے حسب اطلاع بدلہ لیتا ہے تا کہ بدکاروں کو ان کے اعمال کا بدلہ اور نیک عمل لوگوں کو عدل کے ساتھ ان کے کردار کا صلہ دے اس اللہ کے نام پاک اس کی نعمتیں کھلی اور واضح ہیں جو کرے اسکا جواب طلب نہیں کیا جاسکتا ہاں ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا اور اس اللہ کی حمد کہ اگر اس نے اپنے بندوں پر مسلسل احسانات سے آزمائش اور وشن انعامات کے وقت چھپا لیا ہوتا تو یہ لوگ نعمتوں سے فائدہ اُٹھاتے لیکن شکر سے غافل ہوجاتے اور روزی میں وسعتیں دیکھتے مگر حمد نہ کرتے اور اگر ایسا ہوتا تو انسانیت کی حدوں سے نکل کر جانور ہوجاتے۔اور اس آیت کا قرآن کی تفسیر بن جاتے جس میں ارشاد ہے کہ یہ لوگ تو جانور ہیں۔بلکہ ان سے زیادہ گم کردہ راہ اس اللہ کی حمد جس نے اپنی معرفت اور طریقہ شکر کا الہام عطا کیا۔اور اپنی شان پروردیگاری سے ہمارے لیے علم کے دروانے کھولے۔ توحید کے لیے اخلاص اور اس بات میں الحاد وشک سے بچایا اس شان کی حمد کی جس کی بناء پر حمد کرنے والوں کی سی زندگی گزاروں اس حمد کے زریعے میں بھی اسطرح آگے بڑھ جاؤں جیسے اس کی بخشش ورضا طلب کرنے والے بڑھے۔ وہ حمد جو برزخ کی تاریکیاں چمکا دے اور محشر کے راستے ہموار کردے جب میدان حساب میں ٹھہرنا ہوگا۔جس دن ہر متنفس کو اسکے عمل کا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا وہ دن جس روز کوئی دوست کسی دوست کی غم خواری نہ کرے گا نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

صحیفہ کاملہ کی دل دوز حقائق آشنا دعائیں پڑھ کر دیکھی جائیں تو معلوم ہوگا کہ امامت کا فیض آج بھی جارہی ہے سکون قلب کا علاج اور زیادتی یقین کے اسباب موجود ہیں آپ آج بھی کسی سکون کے ساتھ اور اطمینان اور یقین کے ساتھ اکثر خلوصِ نیّت اور شوق صادق کے جذبات سے سرشار ہوکر پہلے صحیفہ کاملہ کا مطالعہ فرما کر نہج البلاغہ کے خطبات اور قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کریں پھر دیکھئے کہ دین اپنی توانائیوں اور اسلام اپنی حقیقتوں کے ساتھ آپکو کس حد تک مطمئین کرتا ہے ان کتابوں میں دعاؤں کے مجموئے میں منطق اور بحث وجدل کی اور شک آمیز استدلال نہیں بلکہ مشاہدہ و عظمت وجلال کہ وہ تاثرات ہیں جو نظر میں قوت لیکر توانائی اور بصیرت میں روشنی پیدا کرکے شہادت کے پردے ہٹا کر انسان کو انسانیت عبودیت اور ایمان کی معراج پر پہنچادیتے ہیں اور صحیفہ کاملہ کے انگریزی اردو، فارسی، بلکہ برٹش میوریم میں موجود ہیں بلکہ عبدالقادر لقمان نامی ایک بزرگ نے گجراتی میں ترجمہ کیا ہے۔اللہ ہم سب کو امام کی سیرت پڑھنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اظہار تعزیت

شہدائے ملت جعفریہ وعلماء، واعظین کرام وذاکرات جو ولائے علیؑ و اعزائے حسینؑ کا دم بھرتے ہوئے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن ان کے خانوادے کی خدمت میں تعزیت پیش کرتی ہیں۔ اور ان سے دلی ہمدری کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دست بہ دعا ہیں کہ پرودگار ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

Agha Moosavi visiting Imam Bargahas of Ashura Incident

The Quiad e Millat Visiting Imam Bargahaz of Islamabad

Delegation of the TNFJ is meeting with interior minister Chaudhary Nisaar Ali Khan

مختار جنریشن کے ممبر عبدالحسن نے
8 محرم کو قمہ کا ماتم کر کے
شہزادہ علی اصغرؑ کو پرسہ پیش کیا۔

ایام عزا کے دوران جامعۃ المرتضیٰ میں ام البنین ڈبلیوایف گرلز گائیڈ سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام برآمد کی گئیں شبیہات

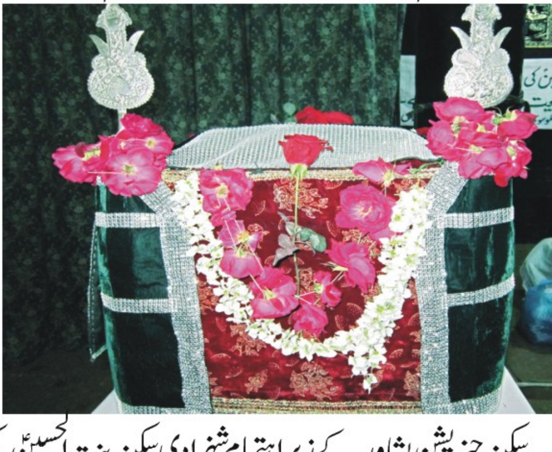

سکینہ جنریشن پشاور کے زیر اہتمام شہزادی سکینہ بنت الحسینؑ کی شہادت کی مناسبت سے مجلس عزا برپا کی گئی اور شبیہ تابوت برآمد کیا گیا

قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی چہلم امام حسینؑ کے مرکزی جلوسِ عزا (راولپنڈی) کی قیادت کرتے ہوئے۔

میلاد مصطفیٰؐ اور جلوسہائے عزا کے سامنے سینہ سپر ابراہیم سکاؤٹس کی قربانی کو سلام

مشن ولاء و عزا کے پاسدار۔۔۔اپنے قائد آقائے موسوی کے وفادار

اپنا سکھ چین قوم کی عزت غیرت وحمیت پر نچھاور کرنے والے اسیران عزاداری کو سلام

اے ٹھٹھرتی ہوئی صبح کے دہکتے سورج۔۔۔تجھ کو معلوم ہے اس صبح کی خاطر ہم نے
کتنی سفاک، سیاہ فام شبوں کی سختی۔۔۔اپنے دکھتے ہوئے احساس میں شامل کر لی
تجھ کو معلوم ہے اس صبح کی خاطر ہم نے۔۔۔قتل گاہوں کو سجایا کبھی زندانوں کو
تختہ دار کو بخشا کبھی امید کا چاند۔۔۔ہم نے اشکوں سے منور کیا تہہ خانوں کو

سانحہ عاشورہ راولپنڈی کے اسیر عزاداری ابراہیم سکاؤٹس کے چیف سکاؤٹ آصف حسین کاظمی

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی !!!

سانحہ عاشورہ راولپنڈی کے اسیران عزاداری کو سلام

مرحلہ درپیش آیا جب بھی کوئی کٹھن
حق کی خاطر ہم ہی نکلے باندھ کر سر سے کفن
حق کی خاطر جیل تو کیا دار بھی منظور ہے
اہل حق کا روز اول سے یہی دستور ہے

مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے مرکزی صدر سید عون عباس کاظمی

سانحہ عاشورہ راولپنڈی کے بے گناہ اسیران ماتمی عزاداروں کی رہائی کیلئے
جعفریہ ایکشن کمیٹی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا ساتھ دیں
برائے رابطہ: کنوینر کرنل (ر) سخاوت حسین کاظمی سیکرٹری حاجی مختار شاہ
051-4410180, 4570699

سکینہ
جنریشن کارنر

شہادت امام حسنؑ اور حدیث معراج

سیدہ لواء زینب اسلام آباد
(ممبر سکینہ جنریشن)

تاریخی روایات میں ہے کہ امام حسنؑ کو ایک سازش کے تحت کئی مرتبہ شہید کرنے کی کوشش کی گئی مگر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر کار جعدہ بنت اشعث اپنے اس گھناؤ نے مقصد میں کامیاب ہوگئی۔ اُس نے آپ کے پینے کے پانی میں زہر ملا دیا راوی کا بیان ہے کہ جس جگہ وہ پانی گرا تھا وہ جگہ ابلنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد امام حسنؑ کو خون کی قے آنے لگی اور آپ کے جگر کے ستر ٹکڑے طشت میں آ گئے۔ آپ شدت درد سے لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ جب دن چڑھا تو آپؑ نے حضرت امام حسینؑ سے پوچھا کہ میرے چہرے کی رنگت کیسی ہے؟ امامؑ نے جواب میں فرمایا۔ ''سبزے ہے'' تو حضرت امام حسنؑ نے فرمایا کہ حدیث معراج کا یہی مقتضی ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔'' مولا حدیث معراج کیا ہے؟ تو سیدنا حضرت امام حسنؑ نے فرمایا۔ ''شبِ معراج میرے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سلم نے آسمان پر دو قصر ایک زمرد کا اور ایک یاقوت سرخ کا دیکھا تو پوچھا کہ اے جبرائیلؑ یہ دونوں قصر کس کے لیے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا کہ ایک حسنؑ کے لیے اور دوسرا حسینؑ کے لیے۔ پوچھا دونوں کے رنگ میں فرق کیوں ہے؟ کہا کہ حسنؑ زہر سے شہید ہوں گے۔ اور حسینؑ کو تلوار سے شہید کیا جائے گا۔'' یہ کہہ کر سیّدنا امام حسنؑ اپنے بھائی سے لپٹ گئے اور دونوں رونے لگے۔ اس کے بعد آپؑ نے جعدہ سے کہا۔ افسوس! تو نے بڑی بے وفائی کی۔ لیکن یاد رکھ کہ تو نے جس مقصد کے لیئے یہ سب کچھ کیا ہے اس میں کامیاب نہ ہوگی اسکے بعد آپؑ نے امام حسینؑ اور بہنوں کو کچھ وصیتیں کیں اور آنکھیں بند فرمالیں۔

جناب فضہ اور فنِ کیمیاگری

ام فروہ کیانی (ایبٹ آباد) ممبر سکینہ جنریشن

مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت فضہ فنِ کیمیاگری میں ماہر تھیں جب آپ حضرت فاطمۃ الزہرؑا کے خانہ اقدس میں تشریف لائیں اور اُن کی ظاہری حالت کو دیکھا تو اپنے فنِ کو بروئے کار لاتے ہوئے اکسیر کا ذخیرہ نکالا اور اسے تانبے کے ٹکڑے پر استعمال کر کے بہترین سونا بنا لیا اور جب فضہ اسے لے کہ امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو مولا علیؑ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ کہ اے فضہ تم نے بہترین سونا بنایا ہے۔ لیکن اگر تم تانبے کو بھی پگھلا دیتیں تو اس سے زیادہ بہتر سونا بن جاتا فضہ نے تعجب سے پوچھا کہ مولا آپ اس فنِ سے بھی واقف ہیں؟ آپؑ نے حضرت امام حسینؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ علم تو ہمارا بچہ بھی جانتا ہے پھر فرمایا کہ اے فضہ! ہم تمام علوم سے واقف ہیں اس کے بعد آپؑ نے ارشاد فرمایا زمین کا ٹکڑا بہترین سونے اور قیمتی جواہرات میں تبدیل ہوگیا۔ پھر مولا نے فرمایا یا فضہ ''مالھذا خلقنا'' یعنی اے فضہ ہم اس کے لیے پیدا نہیں کیے گئے مطلب یہ تھا کہ ہم زر و جواہر مال و دولت کے لیے پیدا نہیں کیے گیے ہماری غرض خلقت تبلیغ دین اور فروغ انسانیت ہے۔

کربلا میں حکم فضہ سے شیر کا برآمد ہونا:

کربلا میں جب حضرت امام حسینؑ کی شھادت کے بعد آپؑ کی لاشِ اقداس پر گھوڑے دوڑائے جانے کا بندوبست کیا گیا اور شہزادی زینبؑ کے حکم کے مطابق جنابِ فضہ نے ابوالحارث نامی شیر کو آواز دی تھی۔ اور اس وقت شیر نے برآمد ہو کر مولا حسینؑ کی نعشیں مبارک کی حفاظت کی تھی۔

تابوت سکینہ

غنیہ گل پشاور (ممبر سکینہ جنریشن)

حضرت شموئیلؑ کے زمانے میں جب مخالفین کی شرارتیں حد سے بڑھنے لگیں تو بنی اسرائیل نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہم پر ایک بادشاہ مقرر کردیں جس کی قیادت میں ہم ظالموں کا مقابلہ کریں اور جہاد کے زریعے دشمنوں کا خاتمہ کردیں۔ حضرت شموئیل نے جواب دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب تم پر بادشاہ مقرر کیا جائے تو تم اس کے حکم پر جہاد نہ کرو مگر نبی اسرائیل نے یقین دہانی کرائی کہ جب دشمن نے ہمیں گھروں سے نکال دیا اور ہماری اولاد کو قید کر ڈالا تو ہم ان سے جہاد کیوں نہ کریں گے۔ اس تماجت پر حضرت شموئیل نے بارگاہ الہیٰ میں رجوع کیا۔حق تعالیٰ نے انھیں مطلع فرمایا کہ بنی اسرائیل کی درخواست پر ہم نے طالوت کو جو علمی اور جسمانی دونوں لحاظ سے تم میں نمایاں ہے تم پر بادشاہ مقرر کر دیا۔ نبی اسرائیل نے جب یہ سنا تو منہ بنانے لگے۔ کہ یہ شخص تو غریب ہے بادشاہت کے لائق نہیں۔ بادشاہ ہم میں سے کوئی ہونا چاہیے۔ دراصل بنی اسرائیل میں ایک عرصہ سے نبوت، حکومت اور سرداری کا سلسلہ حضرت یعقوب کے بیٹے یہودا کی نسل میں چلا آرہا تھا۔ اور اب یہ شرف حضرت یعقوب کے بیٹے بنیامین کی نسل میں منتقل ہونے لگا تو بنی اسرائیل اور کے سرداروں کا کو حسد پیدا ہوا اور ردو کد شروع ہوگئی۔ اس ردو کد نے یہاں تک طول کھینچا کہ انہوں نے حضرت شموئیل سے مطالبہ کیا کہ اگر طالوت کا تقرر منجانب اللہ ہے۔ تو اس کے لیے خدا کوئی ''نشان'' دکھائے حضرت شموئیل نے فرمایا کہ اگر تم کو خدا کے اس فیصلے کی تصدیق مطلوب ہے تو تمام حجت کے لیے وہ بھی تم کو عطا کی جارہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو متبرک صندوق (تابوت سکینہ) تمھارے ہاتھوں سے چھین گیا ہے۔ اور جس مین ''تورات' اور حضرت موسیٰ و ہارونؑ کے تبرکات محفوظ ہیں وہ طالوت کی بدولت تمھارے پاس آجائے گا اور حکمت الہیٰ سے ایسا ہوگا کہ تمھاری آنکھوں کے سامنے فرشتے اسے اٹھا لائیں گے اور وہ دوبارہ تمھارے قبضے میں آجائے گا۔

حضرت شموئیل کے سامنے یہ بشارت آخر بروکار آئی اور بنی اسرائیل کے سامنے ملائکہ نے ''تابوت سکینہ'' طالوت کو پیشکش کر دیا اور اس طرح ان پر یہ ظاہر ہو گیا کہ اگر وہ حضرت شموئیلؑ کے اس الہامی فیصلہ کو قبول کرلیں تو کامیابی وکامرانی یقینی اور حتمی ہے۔

قنسرین کا واقعہ

شیزریہ بتول کیانی پشاور (ممبر سکینہ جنریشن)

نعلین سے روانہ ہو کہ اسیروں کا قافلہ قنسرین آیا شہر کے باہر ایک راہب کا گرجا تھا اس راہب نے جان اامام مظلوم کے سرِ اقدس سے نوکی کرنیں آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھیں تو اس ہزار درہم کو عوض رات بھر کے لیے وہ سر حاصل کر لیا اور اسے بڑے ادب واحترام سے گرجا کے اندر رکھا۔ جب نصف شب گزاری تو اس نے ایک ہائف کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا تجھے بشارت ہو کہ تو نے اس کی عظمت کو سلام کیا ہے، جب اس راہب نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اسے وہاں کوئی نظر نہ آیا اس نے سر کو اپنی آغوش میں لیا اور کہا پروردیگار تجھے اپنی توحید کا واسطہ اس سر کو مجھ سے بات کرنے کا حکم دے بحکم خدا سر اقدس سے آواز آئی اے راہب کیا چاہتا ہے؟ راہب نے کہا مجھے آپ کا تعارف چاہیے سرِ مبارک نے آسمان کی طرف دیکھا، خاموش لبوں میں تکلم پیدا ہوا فرمایا ''انا ابن محمد المصطفی'' ''انا ابن علی مرتضی'' انا ابن فاطمة الزھراؑ'' انا المقتول بکربیلا انا العشان'' اس کے بعد لب پائے امامؑ خاموش ہو گئے راہب نے اپنا منہ مظلوم کے خشک لبوں پر رکھا اور کہا آپ قیامت مین میری شفاعت کا وعدہ فرمائیں۔ امام نے فرمایا، میرے نانا کے دین میں داخل ہو جاؤ میں تیری شفاعت کا ذمہ دار ہوں۔ راہب نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو نیزہ برداروں نے راہب سے امام مظلومؑ کا سر ایا اور اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔ کچھ دور جا کر نیزہ برادروں نے راہب کی دی ہوئی رقم کو آپس میں تقسیم کرنے کے لیے تھیلیاں کھولیں تو تمام درہم پتھر میں تبدیل ہو چکے تھے

امام زین العابدینؑ کے بچپن کا ایک واقعہ

مادح بتول راولپنڈی (ممبر سکینہ جنریشن)

ؑعلامہ مجلسی رقمطراز ہیں کہ ایک دن امام زین العابدینؑ جب کہ آپ کا بچپن تھا۔ بیمار ہوئے حضرت امام حسینؑ نے فرمایا بیٹا اب تمھاری طبیعت کیسی ہے اور تمھیں کوئی چیز چاہیے ہو تو بیان کرو تا کہ میں تمھاری خواہش کے مطابق اسے فراہم کرنے کی سعی کروں آپ نے عرض کی بابا جان اب خدا کے فضل اچھا ہوں۔ میری خواہش صرف یہ ہے کہ خداوند عالم میرا اشمار اُن لوگوں میں کرے۔ جو پروردیگار عالم کے قضاوقدر کے خلاف کوئی خواہش نہیں رکھتے۔ یہ سن کو امام حسینؑ خوشو مُسر د ہو گئے اور فرمانے لگے بیٹا تم نے بڑا مسرت افزا اور معرفت خیز جواب دیا ہے تمھارا جواب بالکل حضرت ابراہیم کے جواب سے ملتا جلتا ہے حضرت ابراہیم کو جب منجنیق ہیں رکھ کر آگ کی طرف پھینکا گیا تھا اور آپ فضا میں ہوتے ہوئے آگ کی طرف جا رہے تھے۔ حضرت جبرائیل نے آپ سے پوچھا تھا آپ کی کوئی حاجت وخواہش ہے اس وقت انھوں نے جواب دیا تھا بے شک مجھے حاجت ہے لیکن تم سے نہیں اپنے پالنے والے سے ہے

جشن تاجپوشئی امامؑ

شاعر اہل بیت: مولانا سید امداد حسین

قدم قدم پہ ہے خوشی سرور گام گام ہے
چمن چمن شجر شجر گلوں کا اِژدھام ہے
کہا ں کہاں کے لوگ ہیں عجیب دھوم دھام ہے
مدینہ ہے عراق ہے یمن ہے اور شام ہے
جہاں میں آج جشنِ تاجپوشئی امام ؑ ہے

ہوئی ہے حج سے واپسی رواں دواں ہیں قافلے
رسو لؐ حق کے ہمر رکاب وہم عناں ہیں قافلے
خدا کے حکم خاص پر کشاں کشاں ہیں قافلے
ابھی تو ایک رہ پر سبھی رواں ہیں قافلے
ابھی غدیر خم یہاں سے اور چند گام ہے
جہان میں آج جشن تا جپوشئی امامؑ ہے

ابھی کسی میں دم نہیں کہ راہبر کو چھو ڑ دے
فریب شب میںآن کر کوئی سحر کو چھوڑدے
خذف کو جیب میں رکھے مگر گہر کو چھوڑدے
خدا کے دین سے پھرے نبیؐ کے گھر کو چھوڑ دے
ابھی نبیؐ کی آل پر درود ہے سلا م ہے
جہاں میں آج جشن ِتا جپوشئی امام ؑ ہے

کیا گیا ہے منتخب غدیر کے مقام کو
سجی ہوئی ہے بزم مے صلا ہے خاص و عام کو
اُٹھا ہے میر میکدہ خود آج اہتمام کو
جھکے ہوئے ہیں بادہ کش ہر اک طرف سلام کو
مدینہ کی صراحی پر دھرا نجف کا جام ہے
جہاں میں آج جشن تا جپوشئی امامؑ ہے

مے الفت کی طرح یہ مے بھی ہے مے ولا !
کوئی کہے کرم بکُن کوئی کہے ہمیں پلا !
کوئی کہے ادھر تو دے کوئی کہے اُدھر تو لا !
کوئی کہے نعم نعم کوئی کہے بلی بلی
پیو پیو یہ مے وہ ہے جو نعمت تمام ہے
جہاں میں آج جشنِ تاجپوشئی امامؑ ہے

یہ وہ شراب ہے جسے ہمیشہ اولیا نے پی
ہر ایک متقی نے پی ہر ایک پار سانے پی
اور اپنے اپنے دور میں جسے سب انبیاء نے پی
نبیؐ کا چشم ِدید ہے کہ عرش پر خدا نے پی
پیو میں ذمہ دار ہوں شراب اگر حرام ہے
جہاں میں آج جشنِ تا جپوشئی امام ؑ ہے

اسے رسولؐ نے کبھی رکھا نہیں راز میں
ہمیشہ پی پلائی ہے حقیقت و مجاز میں
اُحد کے اوربدر کے نشیب اور فراز میں
یہ وہ شرابِ ناب ہے رواہے جو نماز میں
کہ جس کے قطرے قطرے پرلکھا خدا کا نام ہے
جہاں میں آج جشن تاج پوشی امامؑ ہے

یہ ایسی بزمِ عام ہے کہ غیر ہے ملا جلا
وہ خار ہے اُسی جگہ جہاں پہ پھول ہے کھلا
جو دل کا اتنا چور ہے کہ لب سے کہہ دیا بلیٰ
پھر اس کو بھول کر ہوا بلا میں ایسا مبتلا
کہ ہر گناہ گار کا گناہ جس کے نام ہے!
جہاں میں آج جشنِ تاج پوشی امامؑ ہے

پاکستان بچانے اور بام عروج پر لے جانے کیلئے دہشت گردی کے خاتمہ کو اولین ترجیح بنانا ہوگا

عوام کو مذکرات کے معاملے میں اندھیرے میں نہ رکھا جائے

عالمگیر چہلم شہدائے ایام عزائے حسینی کے موقع پر قراردوں کی منظوری تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

اسلام آباد (ام البنین نیوز) دہشتگردی کو المناک سانحات میں سفاک دہشتگردوں کے نا پاک ہاتھوں جام شہادت نوش کرنیوالے اہل وطن، علامہ ناصر عباس، میجر جنرل ثناء اللہ خان نیازی، ایس ایس پی سی آئی ڈی چوہدری اسلم، ہنگو کے سرفروش نوجوان طالب علم اعتزاز حسن اور دیگر شہدائے ایام عزا کی بلندی درجات کیلئے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے سربراہ قائد ملتِ جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عالمگیر چہلم کے موقع پر مرکزی امامبارگاہ G-H/2 اسلام آباد میں ٹی این ایف جے کی ضلعی کمیٹی کے زیر اہتمام مجلس عزا کے ہزاروں شرکاء نے پرجوش نعروں کی گونج میں اہم قومی امور کے بارے میں قراردادیں منظور کیں۔ کنویز عالمگیر چہلم کمیٹی علامہ سید ابوالحسن تقی کی جانب سے پیشکردہ قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر پاکستان کو بچانا اسے اقتصادی طور پر مضبوط بنانا اور اسے بام عروج پر لے جانا ہے تو پھر دہشتگردو دہشتگردی کا خاتمہ اولین ترجیح بنانا ہوگا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں کیے جانیوالے ہر اقدام کی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ بھرپور حمایت کریگی۔ قرارداد میں واضح کیا گیا کہ اسلام امن وسلامتی اور صلح آشتی کا پرچارک ہے جس نے ہمیشہ قتل وقتال اور جدوجدال پر صلح وامن کو ترجیح دی ہے مصائب وآلام اور شعب ابی طالب کی سختیوں کے باوجود رسولؐ خدا کی زندگی اور 104 جنگیں مسلط ہونے کے باوجود رسولؐ کی مدنی زندگی اس پر گواہ ہے۔ ہجرت کے بعد امن وآشتی کا بینظیر چارٹر میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ او فتح مکہ کے بعد سب کو معاف کردینے والی امن و محبت کی پالیسی کی نظیر دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے جس سے ثابت ہوا کہ اسلام خودکش حملوں اور تلوار سے نہیں صرف اخلاقیات اور سیرت وکرادار سے پھیلا لہذا رسولؐ خدا کا کلمہ پڑھنے والوں کو بھی اس پالیسی پر گامزن رہنا ہوگا۔ ایک قرداد میں اس مر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ عالمی سازش کے تحت تین عشروں سے پاکستان میں دہشتگردی کا گھناؤنا کھیل جاری ہے، کل جماعتیں کانفرنسیں، جرگے، معاہدے سبھی بے سود رہے۔ پون لاکھ افراد شہید اور دو لاکھ سے زائد زخمی لاتعداد بچے یتیم اور خواتین بیوہ ہو چکی ہیں۔ ملکی ترقی کا عمل رک چکا ہے عوام ہر صورت میں امن کا قیام چاہتے ہیں۔ قرارداد میں باور کرایا گیا کہ رسولؐ خدا نے فتح مکہ کے موقع پر تمام قتل وغارت گری کو معاف کردیا کیونکہ وہ تمام نفوس پر حاکمیت رکھتے تھے لیکن جن عوام کا خون بہا، ان کی جائیدادیں تباہ ہوئیں، جب تک وہ معاف نہ کریں، اسلام کے تحت کوئی فرد یا ادارہ معاف نہیں کرسکتا کیونکہ اسلام کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور خون کے بدلے خون کا حکم دیتا ہے لہذا عوام کو مذکرات کے معاملے اندھیرے میں نہ رکھا جائے اور تمام معاملات میں عوام کو اعتماد میں لیا جائے اور گورنمنٹ اور دہشتگردی کی جانب سے پیش کردہ شرائط سامنے آنی چاہئیں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ میڈیا بھی امن کے قیام میں ایسا ہی ذمہ دارانہ کردار ادا کرے جیسا سوات آپریشن میں اس نے کیا تھا اور کوئی خبر بغیر جانچے جاری نہ کرے امن کی دشمن تمام اندرونی و بیرونی قوتوں کو ناکام بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ انسداد دہشتگردی ایکٹ پر سختی کیساتھ عملدارآمد کرے۔ ایک قرارداد میں بھارت کے ساتھ دوستی کی یکطرفہ پینگیں بڑھانے کو قوم وملک کی تذلیل کے مترادف قرار دیا گیا۔ جبکہ بھارت آج بھی ایک طرف ممبئی حملوں کو نہ بھولنے کی رٹ لگا رہا ہے اور دوسری طرف آبی جارحیت کر کے پاکستان کا گلہ گھونٹ رہا ہے۔ حکومت سمجھوتا ایکسپریس ممبئی ڈرامے کے اصل حقائق، کشمیر میں اجتمائی قبروں کی دریافت، آزادی وحریت کے طلبگاروں پر بے پناہ، مظالم، اقوام متحدہ کی قراردادوں کو مسلسل پامال کرنے اور بلوچستان وکراچی میں کھلی بھارتی مداخلت کو عالمی فورموں پر بے نقاب کرے، ایک قرارداد میں واضح کیا گیا کہ شکیل آفریدی کے معاملے پر کسی قسم کی سودابازی قومی غیرت بیچنے کے مترادف ہوگی۔ پولیومہم میں ہونیوالے تمام نقصانات کا ذمہ دار یہی شخص ہے جسے قرارواقعی سزا دینا ریاست کا فرض ہے، حکومت قوم کی بیٹی عافیہ صدیقی کے معاملے پر ہونیوالی پیشرفت سے بھی عوام کو آگاہ کرے، ایک قرارداد میں سانحہ روالپنڈی کے بعد ہونیوالی تحقیقات، عدالتی کاروائیوں اور پنجاب حکومت کے اقدامات پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ تحقیقاتی کمیشن میں کم ازکم تین غیر جانبدار ججوں کو شامل کیا جائے اور انسداد دہشتگردی عدالت میں غیر متعصب ججوں کا تقرر کیا جائے۔ ایک قرارداد میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ گزشتہ چار عشروں سے اہل تشیع اور اہل سنت بریلوی مکتبہ فکر کے ساتھ زیادتیاں کی جارہی ہیں اور انہیں دیوار سے لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دکھ یہ ہے کہ نظریاتی کونسل، رویت ہلال کمیٹی اور اسلامائزیشن کیلئے قائم کردہ ادراروں کو سیاسی مفادات کے اور سودابازیوں کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے ان اداروں میں جن نمائندوں کو بطور شیعہ لیا گیا ہے وہ قوم کے نمائندہ نہیں اور قوم ان پر عدم اعتماد کا اظہار کرتی ہے ایک قرارددا میں یا میانمار برما اور بحرین میں عوام پر مظالم کی مذمت کی گئی اور شام، یمن، مصر، افغانستان، سمیت دیگر اسلامی ممالک میں استعماری مداخلت کی مذمت کی گئی اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا کہ ان ممالک کی عوام کو اپنے فیصلے خود کرنے کی اجازت دی جائے ۔قرارداد میں کشمیر وفلسطین کی تحاریک آزادی کیساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا۔ قرارداد مین برادر ملک سعودی عرب میں وسعت کے نام پر رسولؐ پاک کے آباؤاجداد اہلبیت اطہار پاکیزہ صحابہ کبار اور امہات المومنین کے مٹائے جانیوالے آثار پر اظہار تشویش کیا گیا اور جنت البقیع وجنت المعلی کی عظمت رفتہ کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد میں میلاد مصطفی اور چہلم سید الشہداء کی طرح چہلم ایام عزائے حسینی کے موقع پر اتحاد یک جہتی کے مظاہرے پر تمام مکاتب سے اظہار تشکر کیا گیا۔

سردار علی اصغر جیو کا سفا کانہ قتل حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بو علی مہدی

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ خیبر پختونخوا کے صوبائی صدر سردار علی اصغر جیو کو سپرد خاک کر دیا گیا

پشاور (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ خیبر پختونخوا کے صوبائی صدر سردار علی اصغر جیو کی نماز جنازہ و امام بارگاہ حاجی ملک رحمان محلہ مروی ہا میں قائد ملت جعفریہ آغا دسید علی موسوی کے نمائندہ خصوصی علامہ سید حسین مقدسی کی اقتداء مین گزشتہ روز ادا کر دی گئی نماز جنازہ میں بڑی تعداد مین ٹی این ایف جے اور اس کے ذیلی شعبہ جات ایم ایف پی، مختار ایس اور ابراہیم سکاؤٹس، مختار آرگنائزیشن اور دینی تنظیموں کے ہزاروں کارکنان نے پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا اور سردار علی اصغر جیو کی دہشت گردی میں ہلاکت اور دہشت گردی کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے چیئرمین مختار ایس او سید بو علی مہدی نے کہا کہ صوبائی صدر ٹی این ایف جے سردار علی اصغر جیو کا سفا کانہ قتل حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے جو ایک طرف مذاکرات کیلئے کمیٹی کمیٹی کھیل رہی ہے۔ اور دوسری طرف بیگناہ عوام کا خون بہایا جا رہا ہے۔ لیکن دہشتگردوں کو لگام دینے والا کوئی نہیں انہوں نے کہا کہ پشاور میں ٹارگٹ کلنگ کے مسلسل واقعات پر حکمرانوں اور میڈیا کی خاموشی بالخصوص مکتب تشیع کیساتھ متعصبانہ روش کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں اور زرد صحافت کے علمبردار میڈیا کے چینلوں کی جانب سے شیعہ دشمن پالیسی کو صحافتی بددیانتی کے مترادف قرار دیتے ہیں جنہیں اپنا رویہ بدلنا ہوگا ورنہ انہیں قومی ادارے کہلانے کا حق نہیں انہوں نے ٹی این ایف جے کے صوبائی صدر کے قتل کی خبر تو کجا نیوز ٹکر تک نہ دینے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کہ وہ مخصوص لابیوں کیلئے کام کرنے والے میڈیا چینلو کیخلاف تحقیقات کرے جو کالعدم گروپوں کو اپنے فوروموں پر اٹھاتے ہیں محب وطن تنظیموں اور مکاتب کے نمائندہ اداروں کیساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کرتے ہیں جو سرا سر زیادتی ہے انہوں نے مرکز تشیع کی ہدایت پر صبر و تحمل کی پالیسی اپناتے ہوئے تین روزہ سوگ کے دوران ملک بھر میں دہشتگردی کیخلاف پر امن احتجاج کا اعلان کیا اور حکوم سے سردار علی اصغر جیو سمیت تمام شہداء کے قاتلوں کی گرفتاری اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ بعد ازاں احتجاجی مظاہرین جلوس کی شکل میں جنازے کے ہمراہ امام بارگاہ در عباسؑ سے متصل قبرستان پہنچتے ار ٹی این ایف جے کے شہید صدر کی تدفین کے بعد پر امن طور پر منتشر ہو گئے۔

جب تک جیا "جیو" تو جیا روشنی کے ساتھ
پھرتا رہا جہاں میں مردانگی کے ساتھ
اعزاز ایسا پایا شہادت کے روپ میں
محشر میں اب اٹھے گا تو ابن علیؑ کے ساتھ

شاعر اہل بیت: سبز علی شہزاد

ٹی این ایف جے پختونخوا کے صدر سردار علی اصغر جیو کے قاتلوں اور سانحہ کوچہ رسالدار کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ آپا سیدہ حسین

اسلام آباد ام البنین انجمن دختران اسلام ام البنین ڈبلیو ایف سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام ٹی این ایف جے صوبہ خیبر پختونخوا کے صدر سردار علی اصغر جیو کے سفا کانہ قتل اور سانحہ کوچہ رسالدار پشاور کے تین روزہ سوگ کے سلسلہ مین شہداء کی بلندی درجات کیلئے مرکزی امامبارگاہ جامعہ المرتضی جی نائن فور اسلام آباد میں مجلس عزا کا اہتمام کیا گیا جس میں خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے شہداء کے غمزدہ خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے آپا سیدہ حسین نے کہا کہ دنیاوی غموں کا مداوا کرنے کیلئے خانوادہ احمد و آل محمد علیہم السلام کے دامن سے وابستگی ضروری ہے جنہوں نے توحید و رسالت کی بقاء اور انسانیت کی اعلیٰ قدروں کی لاج رکھنے کیلئے اپنا سب کچھ راہ خدا مین قربان کر کے بے پناہ مصائب و آلام اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا مگر باطل کے سامنے سر خم نہیں کیا، انہوں نے کہا کہ امام عالی مقام حسینؑ ابن علیؑ اولاد اطہار اصحاب باوفا اور اسیران کربلا کا اسوہ حسنہ اور سیرت و کردار عالم انسانیت کیلئے مینار نور ہے۔ سیدہ زینب علویہ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹی این ایف جے خیبر پختونخوا کے صدر سردار علی اصغر جیو کے قاتلوں اور سانحہ کوچہ رسالدار کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ ہر طرح سے چوکنا بھی رہیں تا کہ کوئی شر پسند اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ عوام دہشت گرد گروپوں کو پہنچانیں میں اور ان سے عملی بیزاری کریں۔ ڈاکٹر خانم زہرا گل اور سیدہ خیزران موسوی نے بھی مجلس سے خطاب کیا۔ مجلس کے آخر میں شہداء کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

ٹی این ایف جے کی کال پر سردار علی اصغر اور سانحہ کوچہ رسالدار کے سہ روزہ سوگ کے اختتام پر ملک گیر احتجاجی مظاہرے۔

اسلام آباد ام البنین قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد شاہ موسوی کی اپیل پر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ خیبر پختونخوا کے صدر سردار علی اصغر اور سانحہ کوچہ رسالدار پشاور کے سہ روزہ سوگ کے اختتام پر جمعہ کو وفاقی دارلحکومت اسلام آباد راولپنڈی کے جڑواں شہروں سمیت ملک بھر میں پر امن احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں نکالی گئیں۔ مرکزی جامع مسجد قصر ابوطالب سے نماز جمعہ کے بعد احتجاجی ریلی نکالی گئی جس کی قیادت امام جمعہ والجماعت علامہ محسن علی ہمدانی چیئرمین ایم ایف پی چوہدری ابو بیدار علی، سید نصیر سبرداری، عاشق حسین ہمدانی، اور دیگر رہنما کر رہے تھے۔ اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے علامہ محسن ہمدانی نے خطاب میں یہ کہا کہ سردار عل اصغر کا سفا کانہ قتل اور سانحہ کوچہ رسالدار پشاور پاکستان کے ازلی دشمن کی کارستانی ہے جو وطن عزیز کو مستحکم دیکھنا نہیں چاہتا۔ انہوں نے تمام اہل وطن سے اپیل کی کہ وہ اسوہ حسینی پر چلتے ہوئے مظلومیت کے ساتھ ابلیسی قوتوں کی ہر سازش وشرارت کو ناکام کر دیں ۔ دربار سخی شاہ پیارا کاظمی چوہڑ پال سے بھی ایام سوگ کے سلسلہ میں احتجاجی جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مفتی باسم عباس زاہری اور دیگر رہنماؤں نے کی اس موقع پر مظاہرین نے ایک قرارداد کے زریعے ٹی این ایف جے خیبر پختونخوا کے صدر سردار علی اصغر جیو کی شہادت اور سانحہ کوچہ رسالدار کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ دہشتگردی کے علل واسباب کو دور کرے کیونکہ یہ حقیقت پوری طرح سامنے آچکی ہے کہ بعض مسلم ممالک نے اپنے مفادات کی خاطر پاکستان کو میدان جنگ بنا رکھا ہے۔ قرارداد میں کالعدم گروپوں کی بیرونی امداد پر پابندی عائد کرنے ،مکتب مسلک کی بنیاد پر عملی سیاست کو ممنوع قرار دینے اور دہشتگردی کے خاتمے کیلئے موسوی امن فارمولے پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا گیا۔ مختار ایس او کے زیر اہتمام جی نائن فو اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ ہوا جس کی قیادت سید افتخار حسین مشہدی ، پروفیسر اے آر گیلانی ،سید ثمر الحسن نقوی ،سردار طارق احمد جعفری ،سید علی مہدی نقوی، سید علی رضا اور دیگر رہنما کر رہے تھے۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے سردار طارق احمد جعفری نے سانحات پشاور کی مذمت کی۔ انہوں نے باور کرایا کہ ہمارے مشترکہ دشمن کا اصل ٹارگٹ پاکستان ہے لہذا حکمرانوں، سیاستدانوں اور تمام مکاتب کو بیرونی ایجنٹوں اور آلہ کاروں سے کھلکر عملی بیزاری کرنی چاہیے جو دہشتگردی کی حمایت اور اعانت میں کے حب الوطنی کے ایمانی تقاضے کو فراموش کر بیٹھے ہیں ۔ مظاہرین نے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر سانحات پشاور کی مذمت میں نعرے درج تھے۔ اس موقع پر ظالمو جواب وہ خون کا حساب وہ سنی شیعہ بھائی بھائی ’’درس کربلا کا ہے خوف بس خدا کا ہے‘‘ اور دیگر نعرے لگانے کے بعد مظاہرین پر امن طور پر منتشر ہو گئے۔ درایں اثناء ٹی این ایف جے کے ہیڈ کوارٹر میں موصولہ اطلاعات کے مطابق سانحات پشاور سہ روز سوگ کے اختتام پر ٹی این ایف جے کی جانب سے پشاور قصہ خوانی میں زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا اس موقع پر مظاہرین نے امن وامان میں ناکامی پر حکومت خیبر پختونخوا سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا تحریک نفاذ فقہ جعفریہ صوبائی کونسل خیبر پختونخوا کے جنرل سیکرٹری حیدر علوی نے صوبائی صدر سردار علی اصغر کی شہادت کو ملت جعفریہ کیلئے عظیم قومی سانحہ اور نا قابل تلافی نقصان قرار دیا انہوں نے کہا کہ سردار علی اصغر قزاباش بلا فریق سب کیلئے انتہائی وبندار ہر العزیز شخصیت تھے۔ ٹی این ایف جے کے صوبائی رہنما نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دہشت گردون کے سانحات کے مجرموں کو کیفر کردار پہنچایا جائے متاثرین کی امداد کا اعلان کیا جائے ،سردار علی اصغر کے قاتلوں کے خلاف ایکشن نہ لینے والے پولیس افسران اہلکاروں کو شامل تفتیش کیا جائے ۔ خیر پور، لاڑکانہ، حیدر آباد، لاہور، پشاور ،باغ آزاد کشمیر، ڈیرہ اسماعیل خان، بھکر، فیصل آباد، ملتان، جڑنوالہ، نارووال، جہلم ،شیخوپورہ، حافظ آباد، بھٹیاں، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اٹک، لکی مروت، ٹانک ڈیرہ غازی خان میں بھی سانحات پشاور کے سوگ میں پر امن احتجاجی مظاہرے ہوئے۔

تعلیمات نبویؐ پر عمل پیرا ہوکر عالمی امن کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے

بنت موسی الموسوی

راولپنڈی (ام البنین نیوز) انجمن کنیزانِ امام العصر والزمان کے زیر اہتمام عالمگیر ہفتہ وحدت واخوت کی مناسبت سے شعب ابی طالبؑ میں خواتین کی محفل میلاد منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مختلف ذاکرات نے بارگاہ رسالتؐ اور بحضور صادق آل محمد نعت و منقبت کے گلبہائے عقیدت پیش کئے خطیبہ سیدہ بنتِ موسیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آغوش آمنہ میں آنے والے بطحا کے چاند نے صحن کائنات کو اپنے نور سے منور کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آمد مصطفی سے محروموں اور مظلوموں کو امان ملی اور انسانیت کے درد کا درامان ہو گیا۔ انہوں نے یہ بات زور روئے کر گہی کہ انسان کو انسانیت سکھانے اور تہذیب وتمدن کی بنیاد رکھ کر صفحہ ہستی پر مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈال کر حبیب کبریاؐ نے رہتی دنیا تک کے انسانوں کو فلاحی اسلامی ریاست کے مقام کا مثردہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمات نبویؐ کی اساس عدل وانصاف پر ہے لہذا دنیا سے معاشرتی ناہمواریوں کے خاتمے اور تمام کے حقوق برابری کی سطح پر ادا کر کے عالمی امن کا خواب شرمندہ تعبیر کی جاسکتا ہے۔ محفل میلاد کا آغاز رئیسہ الحفاظ زینب علویہ نے تلاوت کلام الہی سے کیا جبکہ آپا سیدہ حسینؑ اور لواء زینب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

مسلمانوں کو استعمار کی تقلید بجائے سیرت ابوطالبؑ کی تاسی کرنی چاہیے۔

ام لیلی مشہدی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق عالمگیر ایام الحزن کے سلسلے میں انجمن اختران اسلام اور ام البنین ڈبلیو ایف کے زیراہتمام مرکزی امامبا گاہ جامعہ المرتضیٰ میں مجلس عزا منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے ام البنین ڈبلیو ایف کی چیئرپرسن ام لیلی مشہدی نے کہا کہ حضرت عبدالمطلبؑ کے بعد خانوادور سالتِ کے سید و سردار حضرت ابوطالبؑ تھے جنہیں نہ صرف حضورؐ کی تربیت کا شرف حاصل ہوا بلکہ آپ نے ہر مقام پر حضورؐ کا تحفظ کر کے اس دور کے طاغوت کی ہر سازش و شرارت کو جس دلیری اہمت اور بہادری سے ناکام کیا۔انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو یورپ کی تنقید کے بجائے سیرت و کردار ابوطالبؑ کی تاسی کرنی چاہیے جنہوں نے یک و تنہا نہ صرف ختمی مرتبتؐ بلکہ دین اسلام کا تحفظ کیا جو سب کے لئے نمونہ عمل ہے صرف یہیں تک نہیں بلکہ ازاں بعد اولاد ابوطالبؑ آل نبی اولاد علیؑ و بتولؑ کا کردار دشمنان دین و شریعت سے نبرد حاضمہ ہونے کے لیے نمونہ عمل ہے خطیبہ اہل بیت خانم قمر زہرہ نقوی نے خطاب میں کہا کے خانوادہ کائنات میں رسولؐ اللہ کے خاندان اطہر کو جو فضل و شرف حاصل ہے اس پر تاریخ گواہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ختمی مرتبتؐ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب دنیائے عرب کے رئیس الرؤساء تھے جنہیں محروموں، مظلوموں، غریبوں، اور مفلسوں کی پناہ گاہ سمجھا جاتا تھا، حجاج کرام کو سیراب کرنے کی بناء پر آپ کو فیاض یعنی سخی اور پرندوں کو غذا دینے پر مطعم الطیور کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قلب عبدالمطلب عشق الہی سے معمور اور خدمت خلق کے گہرے جذبات سے بھرپور تھا۔آپ نے یہ کبھی گوراہ نہ کیا کے بیت اللہ کا طواف کرنے والے خدائی مہمانوں کو کس قسم کی تکلیف یا اذیت ہو آپ نے گوناگوں مسائل و مصائب کے باوجود اللہ کے مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے مین کبھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔آپکے کامل الایمان ہونے کا یہ عالم تھا کہ جب ابرہہ ایک بڑا لشکر لیکر کعبۃ اللہ منہدم کرنے کیلئے مکہ مکرمہ آیا حضرت عبدالمطلب نے اذن الہی' ملنے تک کوئی بات نہیں کی لیکن اذن خداوندی ملتے ہی زبان پر کلمات جاری کئے اور ابابیلوں پر مشتمل لشکر خداوندی حملہ آور ہوا اور ابرہہ کے لشکر کو تباہ و برباد کر کے قرآن کے الفاظ مین چبائے ہوئے بھوسے بھی بدتر بنادیا۔مجلس سے ذاکرو شہربانو نقوی نے بھی خطاب کیا۔

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے کوچی بازار امام بارگاہ پشاور اور کراچی مین دہشت گردی کے سانحات کی مذمت

راولپنڈی ام البنین نیوز تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے ترجمان نے کوچی بازار امام بارگاہ پشاور اور کراچی میں دہشت گردی کے متواتر سانحات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عوام کے جان و مال کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے دہشت گرد حکمرانوں و سیاستدانوں کی مصلحت آمیز پالیسیوں کا فائدہ اٹھا رہے ہیں، محض تشویش کا اظہار کرنا کافی نہیں حکومت انتہاپسندوں سے مذاکرات کا ٹائم فریم بتائے یا تسلیم کرے کہ دہشت گردوں کو کھلی چھٹی دی گئی ہے عوام بے یارومددگار ہیں کوئی ان کا پرسان حال نہیں۔ہیڈ کوارٹر مکتب تشیع سے جاری بیان میں ٹی این ایف جے کے ترجمان نے کہا کہ دہشت گردی کا خاتمہ سپریم کورٹ میں پیش کردہ موسوی امن فارمولہ پر عملدرآمد میں مضمر ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اگر حکمران زیارت ریزیڈنسی پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کو انجام پر پہنچاتے تو آج ڈپٹی کمشنر اور مذاکراتی ٹیم کے اغوا سے پوری دنیا میں پاکستان کی مزید جگ ہنسائی نہ ہوتی۔اقتصادی شہ رگ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ قتل و غارت گری، پشاور امام بارگاہ کوچی بازار پر دستی بم کے حملہ اور دیگر بدامنی کے واقعات حکومتی رٹ کیلئے چیلنج ہیں۔ترجمان نے کہا کہ ملک کو درپیش چیلنجوں سے نبرہ آزما ہونے کیلئے حکمرانوں کو سولو فلائٹ کے بجائے پوری قوم کو ہم آہنگ کرنا ہوگا یہ وقت پوائنٹ سکورنگ کا نہیں قوم و ملک کے تحفظ کیلئے اپنے ذاتی جماعتی مفادات قربان کرنے کا وقت ہے۔

شانِ حضرت امام حسینؑ

سیدہ شہربانو نقوی

سجدے میں اپنے سر کو کٹایا حسینؑ نے
دین خدا کا اوج بڑھایا حسینؑ نے
جھکتا نہیں ہے حق کبھی باطل کے سامنے
عزم و عمل سے اپنے بتایا حسینؑ نے
امت کو راہ حق پہ چلانے کے واسطے
دریا دلی سے گھر کو لٹایا حسینؑ نے
اعلان حق کی گونج اٹھی ہر طرف صدا
قرآن جب سناں پہ سنایا حسینؑ نے
اب حشر تلک ظلم کا پرچم ہے سرنگوں
مظلومیت کا رنگ جمایا حسینؑ نے
موجیں بھی خود فرات کی ہوتی ہیں آب آب
اک بھی نہ جام آب جو پایا حسینؑ نے
سر سبز آج تک ہے چمن دینِ پاک کا
سوکھا گلا جو رن میں کٹایا حسینؑ نے
ہاں دشت میں وہ کرب و بلا کی جو خاک تھی
خاکِ شفا اسے تو بنایا حسینؑ نے

قائد ملت جعفریہ آغا السید حامد علی موسوی گذشتہ 30 سال سے ملت جعفریہ کے مفادات کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہیں

امام بارگاہ ایوان اہل بیتؑ ھربنس پورہ لاہور میں علامہ رائے مزمل حسین اور دیگر کا عظیم الشان مجلس عزا سے خطاب

لاہور ام البنین نیوز تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان لاہور ریجن کے ناظم الامور علامہ رائے مزمل حسین نے کہا ہے کہ امتِ مسلمہ تمام دنیاوی نظام مسترد کرتے ہوئے حضرت محمدؐ کے خطبہ غدیر خم کو اپنا نصب العین قرار دے کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکتی ہے۔ وہ امام بارگاہ ایوان اہل بیتؑ ھربنس پورہ لاہور مین ذاکر اہل بیت علی نواز جعفر اور ذاکر شفقت رضا شفقت کے زیر اہتمام عظیم الشان مجلس عزا سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ذاکر نوید عاشق، شوکت رضا شوکت، ذاکر غلام عباس رتن، رائے علی عمران، علامہ دیوان ثقلین، سمیت متعدد وعلمائے کرام اور ذاکرین عظام نے خطاب فرمایا وعلامہ رائے مزمل حسین نے کہا کہ نبیؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر اہم خطبے صادر فرمائیں۔ میدان عرفات مین دیا گیا خطبہ عبادات اور اعمال اور روزمرہ کے معاملات کو واضح کرتا ہے جبکہ اسی سال 18 ذوالحج کو غدیدخم کے مقام پر دیا گیا رسول اکرم کا خطبہ دینی اسلامی قیادت کے اعلان کو واضح کرتا ہے۔ دنیا بھر کے اسلامی مما لک کے سر براھان اور علمائے کرام اگر خطبہ ،غدیر پر عمل کریں تو نہ صرف دہشتگردی ختم ہو جائے گی بلکہ امت مسلمہ بین اقوامی سطح پر ایک بار پھر بام عروج پر پہنچ سکتی ہے، علامہ رائے مزمل حسین نے مزید کہا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی موسوی گذشتہ 30 سال سے ملت جعفریہ کے مفادات کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہیں اور ان کی قیادت میں قوم نے مشن ولا وعزا کے سلسلہ میں عظیم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ جن میں عزاداری ومیلاد النبیؐ کے جلوسوں کے خلاف مارشل لائی سازش کو ناکام بنا کر 1985 ئکا جونیجو موسوی معاہدہ حاصل کرنا مارشلائی دور میں شریعت بل کے نام پر نظریہ اساسی پر کیے جانے والے حملوں کو ناکام بنانا، محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت سے آج تک عزاداروں کی سہولت کے لیے ملک بھر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور حکومتی سطح پر خصوصی کنٹرول، روزمز کا قیام دہشتگردی کے خاتمہ کے لیے موسوی امن فارمولے کا اعلان جس نے انسداد دہشتگردی ایکٹ کی تشکیل کیلئے راہ ہموار کی، اور نفاذ شریعت صوفی محمدی کے خلاف بھرپور مہم، گذشتہ سال سانحہ عاشورہ روالپنڈی کی صورت میں جلوسہائے عزاداری خلاف کی جانے والی سازشوں کو ناکام بنا کر چہلم شہدائے کربلا کے موقع پر روالپنڈی سمیت ملک بھر میں جلوسہائے چہلم کی اپنے قدیمی اور اصل راستوں پر برآمدگی کی نہایت اہمیت کی حامل ہیں اس موقع پر ہزاروں مومنین نے قائد ملت جعفریہ پاکستان کے تمام مطالبات کو فی الفور تسلیم کیا جائے ایک اور قرارداد کے ذریعہ شرکائے مجلس نے مشنِ ولا دعزا کے لیے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے ہر حکم پر لبیک کہنے کے عہد کا اعادہ کیا۔

امام حسن عسکریؑ نے مخلوق خدا کے دلوں میں محبت خداوندی کے چراغ روشن کیے: سیدہ منتہی موسوی

عقیدہ وطن ہر شے سے عزیز ہے جن کیلیئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے

اسلام آباد ام (البنین نیوز) انجمن دختران اسلام ام البنین ڈبلیو ایف اور سکینہ جنزیشن کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ اجی ٹائن فور میں محفل عسکریؑ کا انعقاد کیا گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ سیدہ منتہی موسوی نے کہا کہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنی تمام حیات مقدسہ دین الٰہی کی خدمت اور اطاعت معبود میں بسر کی۔ انہوں نے کہا حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے دور کے ظالم و جابر حکمرانوں سے نبرد آزما ہو کر مخلوق خدا کے دلوں میں محبت خداوندی کے چراغ روشن کیے اور ظلم و جبر کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی اگر دنیا اپنے مصائب اآلام کا خاتمہ چاہتی ہے اور صحیح معنوں میں خوشحالی وعوامی فلاح کی خواہاں ہے تو اسے اسوہ محمدؐ وآل محمدؐ کی عملی پیروی کرنی ہوگی۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پیغام توحید و رسالت و ولایت، عزاداری پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دی جائیگی اور عالم اسلام کی سربلندی، وطن عزیز پاکستان کے تحفظ اور استحکام کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔ زینب علویہ نے محفل عسکریؑ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام تحریکوں کا منبع و سرچشمہ کربلا ہے۔ انہوں نے باور کرایا کہ رسولؐ خدا کے آخری وصی و جانشین امام مہدیؑ ظہور فرما کر فسق و فجور اور جبر و فساد سے بھری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور پرچم اسلام ساری دنیا پر سایہ فگن ہوگا جس کے زیر سایہ تمام فرزندان توحید پیروان نبیؐ وعلیؑ سرخروی کی منزل تک پہنچیں گے۔ انہوں نے یہ بات زور دیکر کہی کہ آج بھی خانوادہ محمد وآل محمد علیہم السلام کی اس معصوم ہستی کے نقش قدم پر چل کر نہ صرف مسائل و مصائب سے چھٹکارہ حاصل کیا جا سکتا ہے بلکہ دشمنان دین کی سازشوں و شرارتوں کو بھی ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

نفاذ شریعت کیلئے 73ء کے متفقہ آئین پر اسکی روح کے مطابق عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے: اعلامیہ تحفظ نظریہ پاکستان کانفرنس

راولپنڈی (ام البنین نیوز) نظریہ اساسی کی پاسداری، وطن عزیز کو فلاحی اسلامی ریاست بنانے اور حقیقی نفاذ شریعت کیلئے 73 کے متفقہ آئین پر اسکی روح کے مطابق عمل درآمد کو یقینی بنانا ضروری ہے تشکیل پاکستان میں کلیدی کردار ادا کرنے والے سنی شیعہ مسلمہ ،کاتب کو عرصہ دراز سے دیوار سے لگانے کا سلسلہ جاری ہے اور تمام مملکتی اداروں پر مخصوص مسلک کی اجارہ داری ہے جس کی وجہ سے عوام کے حقوق غصب ہو رہے ہیں اور مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے لہذا تمام مکاتب کی مشترکہ قربانیوں اور متحدہ عملی جدوجہد سے معرض وجود میں آنے والے اس پاک وطن کے تمام باسیوں کے حقوق برابری کی سطح پر ادا کر کے ان کے احساس محرومی کو دور کیا جائے ،اسطرح ملک سے دہشت گردی خاتمہ اور اسے امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے ۔۔اس امر کا اظہار مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے زیر اہتمام پریس کلب، راولپنڈی میں ''تحفظ نظریہ پاکستان کانفرنس'' کے اختتام پر تنظیم کے سینئر نائب صدر مردان علی چنگیزی کی جانب سے جاری کردہ اعلامیہ میں کیا گیا جس کا اہتمام تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے سربراہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی قیادت کے 30 سال مکمل ہونے پر کیا گیا تھا۔ٹی این ایف جے ایڈیشنل سیکرٹری جنرل سید شجاعت علی بخاری ،علامہ سید حسین مقدسی ،علامہ بشارت حسین امامی اور علامہ زاہد عباس کاظمی مہمانان خصوصی تھے ۔جبکہ کانفرنس کی صدارت مختار ایس او کے قائم مقام مرکزی صدر ذوالنورین حیدر جمیل نے کی۔ٹی این ایف جے کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات علامہ سید قمر حیدر زیدی نے کانفرنس سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سابق ڈکٹیٹر جنرل ضیاء کی جانب سے پاکستان کو مکتبی اسٹیٹ بنانے کا اعلان کے ردعمل میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا اور اسلام آباد سیکرٹریٹ پر پر امن احتجاج کے ذریعے قبضہ کر کے علم عباس علمدارؑ نصب کیا گیا جس کے نتیجے میں حکومت نے گھنٹے ٹیک کر پریس نوٹ جاری کیا کہ اسلامائزیشن کے عمل میں قانون سازی میں فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کیلئے انکی فقہ کو ملحوظ رکھا گیا جائیگا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سید شجاعت علی بخاری نے کہا کہ آقای موسوی نے بصیرت افروز قیادت کے زریعے نہ صرف ملت جعفریہ کو ہر اہم موڑ پر سرخرو کی ابلکہ دین و وطن کیخلاف ہونیوالے ہر سازش کو ناکام بنایا۔تحریک نفاذ فقہ جعفریہ صوبہ پنجاب کے صوبائی صدر علامہ سید حسین مقدسی نے کانفرنس سے کہا کہ ضیاء آمریت کے دور میں عزاداری اور میلاد النبیؐ کے جلوسوں کو محدود کرنے کیلئے گورنر پنجاب سے پولیس ایکٹ مس ترمیم کرائی گئی تو اس کالے قانون کیخلاف قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اپنے بچوں سمیت فوراہ چوک راولپنڈی میں گرفتاری پیش کر کے قدیمی امامبارگاہ میں حسینی محاذ سے پر امن ایجی ٹیشن کا آغاز کر دیا جو آٹھ ماہ جاتی رہا اور اس میں اٹھارہ ہزار سے زائد گرفتاریاں پیش کر کے زندانوں کو عزاخانوں میں بدل دیا گیا۔اس ایجی ٹیشن میں گرفتاریاں دینے والوں میں سنی شیعہ مکاتب کے علاوہ عیسائی بھی شامل تھے کیونکہ جس طرح حضور نبی اکرمؐ سب کے ہیں اس طرح حسینؑ بھی سب کے ہیں علامہ بشارت حسین امامی نے کہا کہ تاریخی ایجی ٹیشن کے نتیجے میں 21 مئی 85ء کا جونیجو موسوی معاہدہ عمل میں آیا جو آقای موسوی کی بصیرت افروز قیادت کا وہ انمول تحفہ ہے جو میلاد و عزاد کے جلوسوں کے تحفظ کی گارنٹی ہے جس کے تحت کوئی مائی کالال ان جلوسوں کو بند یا محدود نہیں کر سکتا۔مختار فورس کے سرپرست سردار سید عبادت حسین شاہ نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی قیادت کے 30 سال مکمل ہونے پر یوم تجدید عہد کے موقع پر انکی قیادت پر غیر متزلزل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے انکے ہر لائحہ عمل پر بھرپور لبیک کہنے اور انکے حکم پر ہر قسم قربانی پیش کرنے کا عہد کیا۔مختار ایس او کے قائم مقام صدر ذوالنورین حیدر جمیل نے اپنے صدارتی خطاب میں اس عہد کا اظہار کیا کہ ہماری تنظیم کے کارکن تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے اہداف ولاء عزاء اور دینی حقوق کے حصول کیلئے قائد ملت جعفریہ سید حامد علی شاہ موسوی کے ہر لائحہ عمل پر لبیک کہتے ہوئے قربانی کے ہر مرحلے میں ہراول دستے میں شامل ہونگے ۔مختار فورس کے چیئرمین چوہدری ابو بیدار علی نے کہا کہ پاکستان کو مکتبی اسٹیٹ بنانے کی ضیائی سازش کو ناکام بنانا ٹی این ایف جے کا طرہ امتیاز ہے جس پر ہم اپنی پاکیزہ قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔علامہ سید زاہد عباس کاظمی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آقا موسوی نے تحریک کو ہر قسم کی کثافتوں سے پاک رکھ کر پورے مکتب تشیع پر دہشتگردی کا لیبل لگنے سے قوم کو بچایا جو انکا قوم پر احسان عظیم ہے۔کانفرنس سے ڈاکٹر این اچ نقوی ،علاء حیدر ،سید باقر حسین نقوی اور مولانا شہزاد حسین سندی کے علاہ دیگر مختلف شخصیات نے بھی خطاب کیا۔

ام البنین گرلز گائیڈ، سکینہ جنریشن ہزارہ ڈویژن کا قیام

تحفظ وفروغ عزادری کے لئے ملک کے دیگر اضلاع کی طرح ضلع ایبٹ آباد ہزار ڈویژن کی مومنات نے بھی مشن عزاو ولا کے تحفظ وفرغ کے لئے ملی بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے اور قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کی بصیرت افراوز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اور اسے غیبت وانتظارِ امام زمانہ کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے ام البنین ڈبلیو ایف میں شمولیت اختیار کی۔مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری ارم ناز کیانی کی قیادت میں گرلز گائیڈ وسکینہ جنریشن کی صوبائی عہدیداران نے ایبٹ آباد کا دورہ کیا۔اس سلسلے میں امام بارگاہ بے وطن سرکار کاکول میں اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مومنات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ارم ناز کیانی نے اپنے خطاب میں ام البنین ڈبلیو ایف کے قیام، اغراض ومقاصد اور قائد ملت جعفریہ کی مشن کے لئے بے لوث خدمات اور کارہائے نمایاں کا تفصیلی ذکر کیا۔اس موقع پر نہ صرف مومنات نے باقاعدہ ممبر سازی اختیار کیا بلکہ نمایاں عہدوں کی تقرری کرتے ہوئے محترمہ عاصمہ خاتون کو ڈویژنل کمانڈر ام البنین ،سیدہ منیبہ شاہ کو ڈویژنل نگران گرلز گائیڈ اور سیدہ حرا شاہ کو ڈویژنل نگران سکینہ جنریشن کے فرائض سونپے گئے۔نومنتخب عہدیداروں نے حلف برداری کی ذریعے نہ صرف اپنے فرائض منصبی انجام دینے کا یقین دلایا بلکہ محرم الحرام اور چہلم سید الشہداؑ کی مجالس وجلوس میں نمایاں خدمات سرانجام دے کے کر ثابت کر دیا کہ تحفظ وفروغ عزاداری ہماری زندگی کا اولین مقصد ہے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔

مسلمان مقامات مقدسہ کی حرمت خود پامال کرینگے تو بابری مسجد اور القدس کی بیحرمتی پر کس منہ سے احتجاج کرینگے؟

یوم عظمت شعائر اللہ کے موقع پر جامعہ المرتضیٰ میں مجلس خواتین سے شہر بانو نقوی، زینت علویہ، خیزران موسوی، قمرز ہرا قمی کا خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام، ام البنینؑ ڈبلیوایف، سکینہ جنریشن و گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں قائد ملت جعفریہ پاکستان آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ "یوم عظمت شعائر اللہ" کی مناسبت سے جمعہ کو مجلس خواتین کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ شہر بانو نقوی نے مکہ مکرمہ میں حضور اکرمؐ کی جائے ولادت کو مسمار کرنے کے شاہی منصوبے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ قبل ازیں آل سعود نے جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کے مقدس مزارات منہدم کر کے عالم اسلام کو سوگوار کر رکھا ہے اور اب مولد النبی کی مسماری کا ناپاک منصوبہ اسلامی غیرت و حمیت پر حملہ ہے جس کی تمام دنیا کے مسلمان مذمت کر رہے ہیں لہذا حکومت سعودی عرب اس حرکت سے اجتناب کرے اور خدا اور رسولؐ سے دشمنی مول نہ لے۔ سیدہ زینت علویہ نے کہا کہ اسلامی ممالک کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے شعائر اللہ کی حفاظت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر خود مسلمان اپنے مقدس مقامات کی عزت و تکریم کو پامال کرینگے تو غیروں سے بابری مسجد اور القدس شریف کی بیحرمتی کیخلاف کس منہ سے احتجاج کرینگے؟ سیدہ خیزران موسوی نے عظمت شعائر اللہ کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم حکمرانوں پر سب سے اہم ترین ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عالمی قوتوں کے ہاتھوں استعمال نہ ہوں اور یہودی و استعماری قوتوں کو خوش کرنے کے بجائے خدا کی خوشنودی کے حصول کو ترجیح دیں کیونکہ زندہ اقوام اپنے مشاہیر اور ان کے آثار کی حفاظت کرتی ہیں۔ قاریہ منہاج علی نے کہا کہ مسلم حکمران جب تک شعائر اللہ کی عزت و حرمت نہیں کرینگے اس وقت تک وہ پریشان حال اور مصائب و آلام سے دوچار رہین گے۔ مجلس سے خطیبہ خانم قمرز ہرا فاضلہ قم نے بھی خطاب کیا اور قرار داد پیش کرتے ہوئے کراچی مین بزرگ عالم دین و خطیب علامہ پروفیسر تقی ہادی نقوی سمیت مختلف مذہبی عمائدین کے سفاکانہ قتل کی پرزور مزمت کی اور حکومت سے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

ظلم کے خلاف مظلومین کی جدوجہد کی تاریخ حضرت زینبؑ کے تذکرہ کے بغیر نامکمل ہے۔ زینب علویہ

مائیں بہنیں، بیٹیاں کردار زینبیؑ کو نمونہ عمل بنائیں

اسلام آباد (ام البنین) ظلم و جبر کے خلاف مظلومین کی جدوجہد کی تاریخ حضرت زینب بنت علیؑ کے تذکرہ کے بغیر نامکمل ہے جنہوں نے سانحہ کربلا کے بعد اپنی جرات و دلیری کے ساتھ اموی حکومت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں اور تاریخ کے دھارے کا رخ بدل ڈالا آج حضرت زینبؑ کا نام جرات و استقامت کا استعارہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار رئیسۃ الحفاظ سیدہ زینب علھوی نے ام البنین ڈبلیوایف گرلز گائیڈ سکینہ جنریشن اور انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام بارگہ جامعۃ المرتضیٰ G-9/4 اسلام آباد میں جشن ولادت زینب الکبریٰؑ کی مناسب سے یوم عقیلہ بنی ہاشمؑ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کا اہتمام قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق کیا گیا گھا۔ انہوں نے کہا کہ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا زہد و تقویٰ، علم و آگہی، صبر و برداشت بلکہ تمام فضائل حسنہ کے اعتبار سے عالم نسواں کیلئے نمونہ حسنہ ہیں یہی وجہ ہے کہ انہں عالمہ غیر معلمہؑ، شریکۃ الحسینؑ، ثانی زہراؑ کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیدہ زینبؑ قرآنی تعلیمات کی مجسم تصویر تھیں حضرت زینبؑ کا نام حضورؐ نے حضرت جبریلؑ کی وحی کے مطابق زینب (باپ کی زینت) تجویز فرمایا اور آپؐ نے وصیت فرمائی کہ سب اس بیٹی کا احترام کریں کیونکہ خدیجۃ الکبریٰؑ کی مانند ہے۔ ڈاکٹر خانم زہرا گل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خواتین، مائیں، بہنیں، بیٹیاں کردار زینبی کو نمونہ عمل بنائیں اور اپنے آپ کو کمالاتِ زینبیہؑ کی آرائشوں سے سرشار و آراستہ کریں کیونکہ راہِ زینب عالم انسانیت کی سعادت اور ایثار قربانی کی راہ ہے اور زینبی روش خواتین عالم کیلئے عزت و حرمت اور تقویٰ و شرافت کا بہترین نمونہ ہے۔ محفل سے خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ شہر بانو نقوی نے کہا کہ حضرت زینبؑ نے اپنے عزم سے دنیائے انسانیت کو بتلادیا کہ وہ کبھی بھی مصائب و آلام کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کریں گی اور انتہائی ثبات و استقلال کے ساتھ آنے والے طوفانوں کا اس طرح مقابلہ کیا کہ تاریخ انہیں کربلا کی شیر دل خاطون کے نام سے یاد رکھے ہوئے ہے۔ محفل سے خطاب کرتے ہوئے آپا سیدہ حسین نے کہا کہ ضرت زینبؑ جہاں خانوادہ اہل بیتؑ کی عظیم ترین فرد تھیں وہیں انہیں صحابیہ نبیؐ کا شرف بھی حاصل تھا۔ ثانی زہراؑ نے چراغ مصطفوی کی تابش سے فیض حاصل کیا۔ آپؑ نے آغوشِ نبوت و ولایت عصمت میں پرورش پائی، مکاتب مصطفوی سے سیراب ہوئیں اور صبر و استقامت و شجاعت کا درس حاصل کیا۔ محترمہ خیزران موسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیدہ زینبؑ نے عزاداری سید الشہداؑ کی بنیاد رکھ کر ہر عہد کے ظالموں اور جابروں کے انہدام کا سامان کر دیا ہے آج دنیا کے گوشے گوشے میں گونجتی ہوئی صدائے ماتم و عزاداری سے ہر ظالم و جابر خوفزدہ ہے۔ اس موقع پر منظور کردہ قرارداد میں اس عہد کا اظہار کیا کہ سنت سیدہ زینبؑ عزاداری سید الشہداؑ کو ہمیشہ جاری و ساری رکھا جائے گا۔ ایک قرارداد میں سانحہ اسلام آباد کچہری اور وسطی کرم ایجنسی میں الیف سی کیقافلے پر حملے سمیت ملکمیں رونما ہونے والے دہشگردی کے تمام سانحات کی پرزور مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا دہشت گردوں کو آہنی شکنجے میں جکڑے۔ تقریب کے آخر میں بیگم اسد حسنی نے شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا۔

نوروز کی شرعی حیثیت

عیدنوروز شمسی کیلنڈر کے حساب سے منائی جاتی ہے۔نوروز 20 یا 21 مارچ کے میں جولکھا جاتا ہے۔وہ علم نجوم اور حرکت سیارگان ہے۔ نیادن اس لئے کہ شمس برج حمل میں داخل ہورہا ہے۔ یہ سب روایات گردش ایام سے متعلق ہیں جن کا دین اور شریعت سے کوئی تعلق ہرگز نہیں ہے۔۱۸ ذوالحجہ ۱۰ ہجری چونکہ اتفاقاً ۲۱ مارچ کو آگیا۔ اس لیے اس جشن کو دہرا منانے کے لئے دونوں تاریخوں کو عیدنوروز سے معنون کردیا گیا۔ہم جو اعمال بجالاتے ہیں وہ 20 یا 21 ماچ کو شمس کے برج حمل میں داخل ہونے کے نہیں ہیں بلکہ عیدغدیر کے ہیں۔ شمسی کیلنڈر کی اکیسویں مارچ سے بہت سے اور تہوار بھی مربوط ہیں۔مگر سال ہائے وقوع میں فرق ہے۔اعمال کی کتب مفاتیح الجنان، تحفۃ العوام وغیرہ میں اس تاریخ کے جو اعمال آپ پڑھیں گے۔ وہ نوروز سے متعلق نہیں ہیں بلکہ عیدنوروز سے تعلق رکھتے ہیں۔مثلاً یہ واقعات ایک نئے دن سے متعقل ہیں۔اس ل یے یاد خدا میں تشکر کے طور پر اعمال بجالائے جاتے ہیں۔آئمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات اور اعمال سے ثابت ہے کہ اس دن کو آل محمدؐ نے اپنادن فرمایا ہے۔(۱) اللہ تعالیٰ نے اس دن اپنے بندوں سے عہدلیا ہے کہ اس کی واحدنیت کے ساتھ عبادت کریں۔(۲) یہ پہلا دن ہے کہ آفتاب کی پہلی کرن زمین پر پڑی۔(۳) حضرت نوح کی کشتی کا کنارے لگنا۔ (۴) رجعتِ آئمہ طاہرین اور حضرت علیؑ کی خلافت ظاہرہ (۵) حضرت محمدؐ پر نزول وحی کا آغاز ہونا۔(۶) حضرت ابراہیمؑ کا کافروں کے بتوں کو توڑنا۔(۷) حضرت علیؑ کا خوارج پر فتح پانا۔(۸) حضرت علیؑ کا تطہیر کعبہ کا عمل بجالانا وغیر۔عیدنوروز کے اعمال مومنین اپنے تہواروں کی یاد میں مناتے ہیں۔ یہ اعمال، نوافل، دعائیں اور نمازیں تحویل آفتاب سے متعلق نہیں بلکہ متذکرہ بالا اسلامی تہواروں سے مربوط ہیں۔جن کی یاد منانا باعث تقویت ایمان ہے۔

آب نیساں: نوروز سے ۲۳ دن کے بعد نیساں کا مہینہ شروع ہوتا ہے جو تیس روز کا ہے اس مہینے میں جو پانی برستا ہے اُسے آب نیساں کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص اس پانی کو جمع کرکے اس پر سورہ الحمد آیت الکرسی، چاروں قل، اور سورۃ انا انزلناہ کو 70،70 مرتبہ پڑھے اور پھر اُسے پیئے تو خداوند عالم اس کے دل کو نور کی روشنی اور فہم وفراست وبینائی سے بھردے گا اور اسے تمام آفات وبلیات سے محفوظ رکھے گا۔ جو شخص 7 روز تک صبح شام اس پانی کو پیئے گا تو اُس کی ہڈیوں اور رگوں سے ہر قسم کا درد اور بیماری ختم ہوجائے گی۔جس عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو تو وہ آب نیساں کو اس نیت سے ئے تو خداوند عالم اس کو فرزند عطا کرے گا۔اور بانجھ عورت ہو تو بفضل خدا اسکی گود ہری ہوگی۔

Jabeen's

Marriage Bureau

مومنین ومومنات، سادات و غیر سادات
کے مناسب رشتوں کے لئے ہم سے رجوع کیجئے۔

رابطہ:
جبین میرج بیورو۔آفس نمبر 110
2nd فلور چائنا ٹاؤن پلازہ، چائنا مارکیٹ راولپنڈی
فون نمبر: 0308-5140094
ای میل: farhatjaben83@gmail.com

رجسٹرڈ نمبر: 443

ماہنامہ الموسوی پشاور

ام البنین سہ ماہی ایڈیشن

فون + فیکس 091-2552710
Email: almoosavi.news@yahoo.com

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا

پبلشر وایڈیٹر
آغا عباس علی کیانی

قیمت شمارہ 20 روپے

زر سالانہ

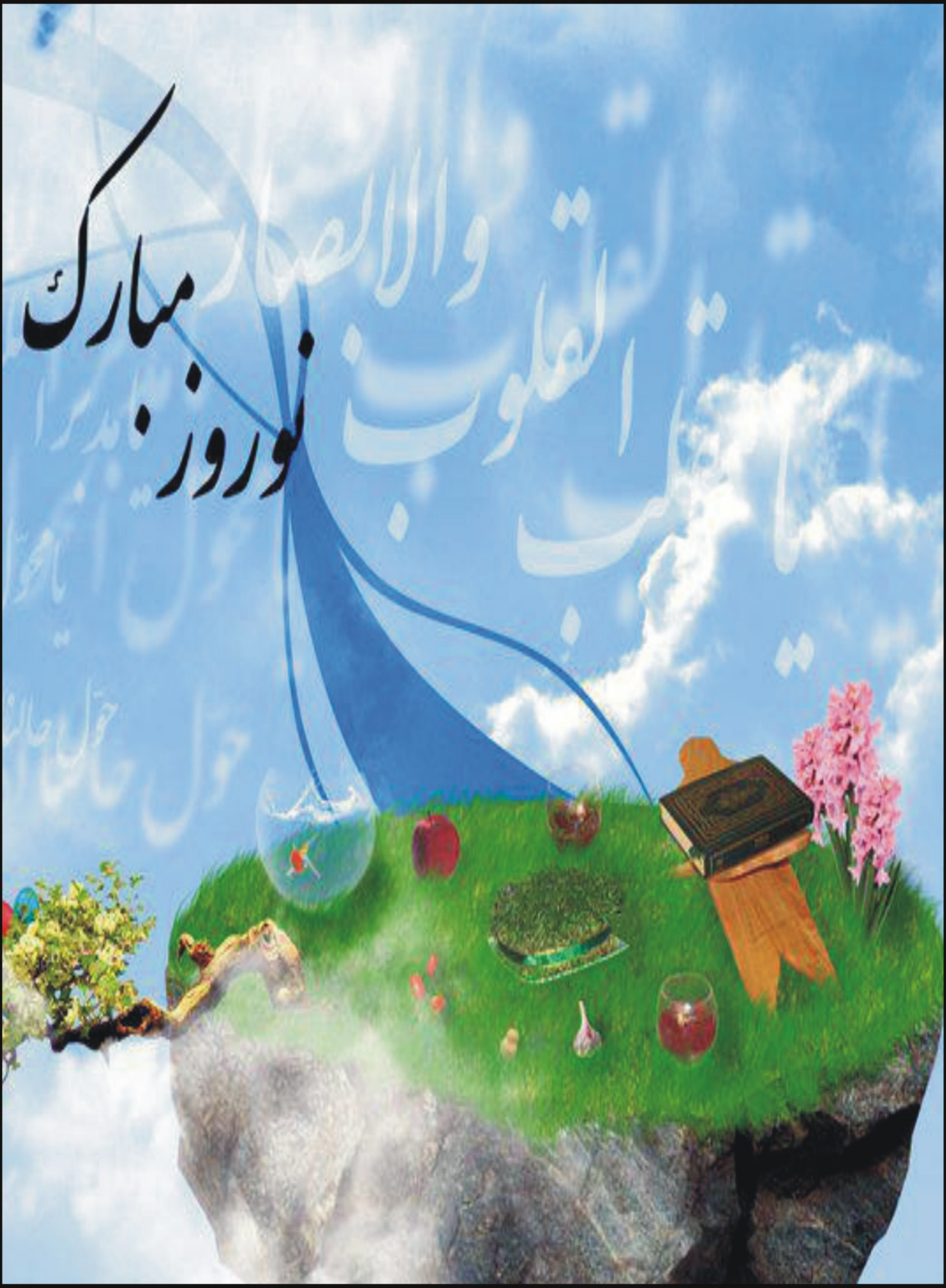
نوروز مبارک

برائے خواتین
بمناسبت شہادت مخدومہ کونین خاتونِ جنت ام الائمہ
حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
مجلس عزاء
3 جمادی الثانی 1435ھ
بوقت 2 بجے دن
خطابت
خطیبہ آلِ نبی سیدہ بنتِ علی موسوی
سوز وسلام
ذاکرہ محترمہ پروین مشتاق
ذاکرہ مسرت صاحبہ
ذاکرہ اہل بیت سیدہ شہر بانو نقوی
فرائض نظامت
عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی
رئیسۃ الحفاظ سیدہ زینب علویہ
زیرانتظام: ام البنین ڈبلیوایف پی گرلز گائیڈ
سکینہ جنریشن وانجمن دختران اسلام
بمقام: مسجد وامام بارگاہ، جامعتہ المرتضیٰ، جی 9-4 اسلام آباد

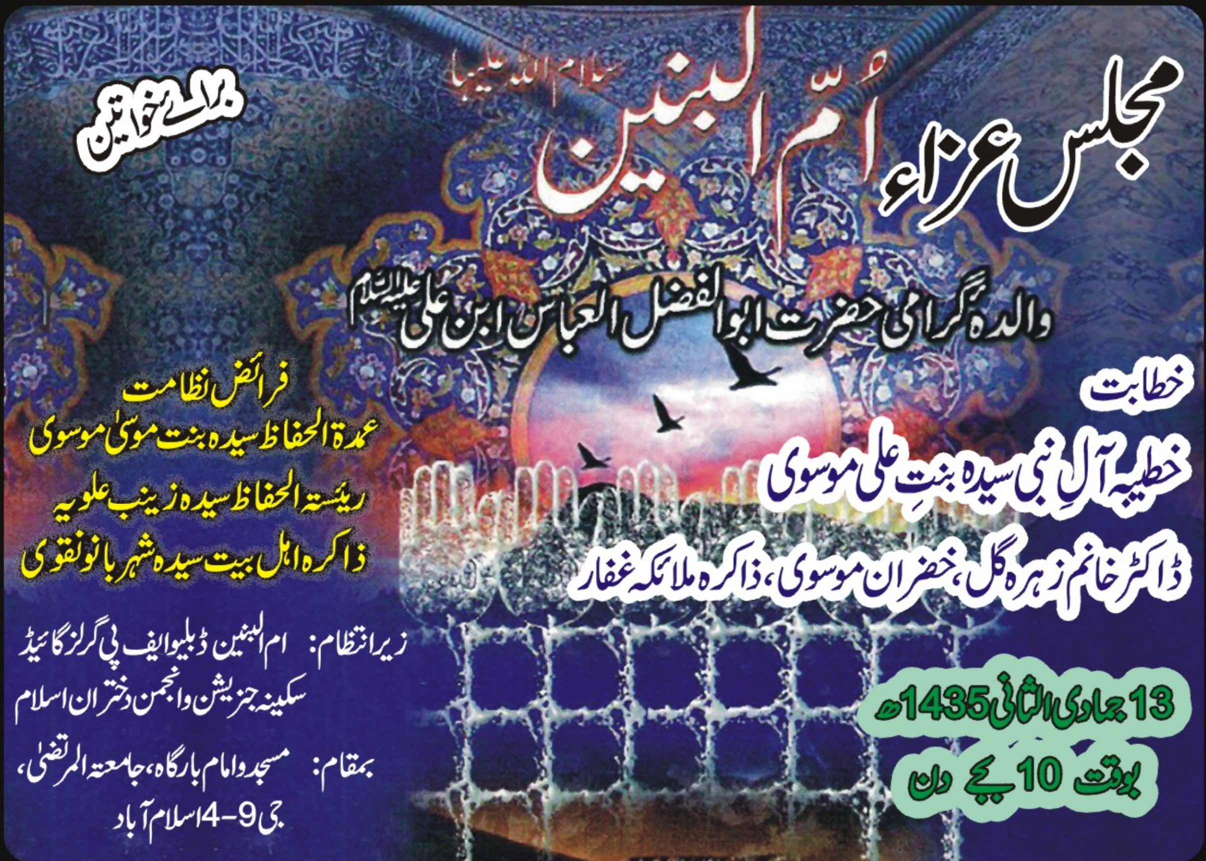
برائے خواتین
مجلس عزاء اُمّ البنین
سلام اللہ علیہا
والدہ گرامی حضرت ابوالفضل العباس ابن علی علیہ السلام
خطابت
خطیبہ آلِ نبی سیدہ بنتِ علی موسوی
ڈاکٹر خانم زہرہ گل، خضران موسوی، ذاکرہ ملائکہ غفار
فرائض نظامت
عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی
رئیسۃ الحفاظ سیدہ زینب علویہ
ذاکرہ اہل بیت سیدہ شہر بانو نقوی
زیرانتظام: ام البنین ڈبلیوایف پی گرلز گائیڈ
سکینہ جنریشن وانجمن دختران اسلام
بمقام: مسجد وامام بارگاہ، جامعتہ المرتضیٰ،
جی 9-4 اسلام آباد
13 جمادی الثانی 1435ھ
بوقت 10 بجے دن